صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار 22 جولائی 2019ء بمطابق 18 ذیقعد 1440ہجری صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ o وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ o وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ o اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ o وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕo وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۙo الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

(ترجمہ): اور میں نے جو کتاب بھیجی ہے اس پر ایمان لاؤ یہ اُس کتاب کی تائید میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی، لہٰذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بن جاؤ تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میرے غضب سے بچو۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لئے کہتے ہو، مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟ صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے۔ مگر ان فرماں بردار بندوں کے لئے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔۔۔ وآخِرُ الدَّعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں ایک ایشو پر بات کرنا چاہتی ہوں، اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور کے بعد پھر آپ بات کرلیں، ٹھیک ہے، ابھی اس پر کر لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (ایک ممبر کو مخاطب ہوتے ہوئے) اس لئے کہ میں سٹڈی کر کے آتی ہوں، نہیں سپیکر کی مرضی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ اپوزیشن والے آپس میں اتفاق کرلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں اس چیئر کی کہ جب بھی مجھے موقع ملا، عوام کی ایک نمائندہ کی حیثیت سے اور جب بھی کوئی ایسے حادثات ہوتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ جو لوگ شہید ہو جاتے ہیں، جو لوگ زخمی ہو جاتے ہیں، تو ان کے گھر والوں پہ کیا گزرتی ہے۔ جناب سپیکر، کل جو حادثہ ہوا ڈی آئی خان میں اور جتنی پلاننگ سے یہ حادثہ ہوا کہ دونے پہلے ایک جگہ پہ جہاں پہ پولیس کا ایک پکٹ لگا ہوا تھا، تو وہاں پہ انہوں نے دو پولیس اہلکاروں کو شہید کیا اور پھر دوسرا حادثہ ہاسپیٹل کے اندر ہوا اور اب کوئی کہہ رہا ہے کہ عورت ہے یا کوئی مرد کہہ رہا ہے لیکن بہر حال اس نے اپنے آپ کو اڑا دیا جس کی وجہ سے کافی وہاں پہ جو لوگ جمع تھے، اس میں چھوٹی بچیاں تھیں۔ جب میں فیس بک پہ تصویریں دیکھ رہی تھی تو میرا دل دہل گیا تھا کہ سات سال کی بچہ، گیارہ سال کی بچہ اور اس کے علاوہ جتنے بھی شہید ہوئے ہیں، جو لوگ زخمی ہوئے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ ہم ان پڑوسی ملکوں کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ یہ تمام حادثات جو بھی آپ ہمارے ساتھ کر رہے ہیں، ہمارے سینے بالکل حاضر ہیں، پاکستان کے لئے ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ پولیس کے اہلکار، افواج پاکستان کے جو جوان اور جو سویلین لوگ ہیں، انہوں نے اتنی قربانیاں دے دی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اب تو گننے میں بھی ہمیں آسانی نہیں ہوتی ہے اور اس کے علاوہ جتنے بھی شہداء، جتنے بھی Injured لوگ ہیں، میں حکومت سے پر زور اپیل کروں گی کہ ان زخمیوں کو جلد از جلد صحیح ہاسپیٹل میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہوں، جیسے بھی ہوں، ان کو پہنچایا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو شہداء ہیں ان کے پیکج کا اعلان جلد سے جلد کیا جائے کیونکہ پولیس میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں جن کی شہادتوں کو سالوں سال ہو چکے ہیں، جو ہارون بلور صاحب، اللہ ان کو بخشے، ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، ان کے ساتھ جتنے بھی بائیس خاندان ہیں، ابھی تک ان کو بھی Compensation نہیں ملی ہے،

تو میں سمجھتی ہوں کہ گورنمنٹ کو اس پہ سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کیونکہ یہ لوگ جو شہید ہوتے ہیں، یہ آپ کی حفاظت کے لئے شہید ہوتے ہیں، یہ میری حفاظت کے لئے شہید ہوتے ہیں، یہ پاکستان کے لوگوں کے لئے شہید ہوتے ہیں، یہ KP کے لوگوں کے لئے شہید ہوتے ہیں، تو ایک دعا کروا دیں اور دوسرا ان کے لئے جو پیکیج کا میں نے کہا ہے، وہ جلد از جلد اور زخمیوں کے لئے اچھی سے اچھی سہولیات کا بندوبست کیا جائے اور بھارت ہمیں ان چیزوں سے نہ ڈرائے، ہم ان چیزوں سے نہیں ڈرتے ہیں، پڑوسی ملک ہمیں ان چیزوں سے نہ ڈرائے، بھارت دہشت گرد ملک قرار ہو چکا ہے اور اس کو عالمی عدالت نے دہشت گرد ملک قرار دے دیا ہے، تو وہ اپنی اس دہشت گردی پہ، باقاعدہ طور پہ چونکہ عالمی انصاف کی عدالت میں وہ دہشت گرد ملک قرار پا چکا ہے، تو اس لئے اب اس پہ امریکہ کی سرکار اور ہمارے پرائم منسٹر کو یہاں سے میسج جانا چاہیئے کہ اس پہ جب ان کی ملاقات ڈونلڈ ٹرمپ سے ہو، تو وہ اس پہ ضرور بات کریں کہ جب عالمی عدالت میں وہ ہو چکا ہے یعنی دہشت گرد ملک، تو اس کو دہشت گرد ملکوں میں شمار کیا جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> امجد صاحب سے میں ریکوسٹ کروں گا کہ کل کے اس حوالے سے آپ اجتماعی دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر حادثہ کے متاثرین کے لئے اجتماعی دعا کی گئی)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> "کوئسچنز آور": کوئسچن نمبر 1789، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، میں کوئسچن بالکل نہیں لوں گی، اس لئے کہ آپ تو یہاں پہ نہیں تھے۔ سر، بات یہ ہے کہ میرے احتساب کمیشن پہ چار کوئسچنز تھے، میرے تین کوئسچنز بی آر ٹی پہ تھے، جناب سپیکر صاحب، جب تک Mover خود بی آر ٹی پہ نوٹس نہیں دیتا اور میں نے کوئی نوٹس نہیں دیا کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ منگل کے دن ڈسکشن ہونی تھی، اب منگل کو I do not think so کہ کل جہاں تک میرا نالج ہے تو کسی قسم کی بھی کوئی ڈسکشن نہیں ہے، تو ایک تو یہ ہے کہ میرے وہ بی آر ٹی کے جو کوئسچنز ہیں، ان پہ میں نے لکھ کر نہیں دیا ہوا تھا، تو وہ آپ آنے والے اجلاس تک میرے بی آر ٹی والے کوئسچنز ڈیفر کر دیں کیونکہ اس پہ انہوں نے صحیح جواب نہیں دیئے تھے اور بابک صاحب نے (قاعدہ 48) کے تحت ڈسکشن کے لئے انہوں نے دے دیا تھا جبکہ۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، آپ اس پہ بات کر لیں پھر باقی جو ہیں۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اگر آپ ذرا تھوڑا سا مجھے سن لیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے پاس رولز کی کتاب پڑی ہے، آپ ذرا Rule 27(2a) دیکھیں اور اس کو پڑھیں تاکہ آپ کو بھی تسلی ہو جائے اور ہاؤس کو بھی تسلی ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے دیکھا ہے، آپ پڑھیں، بولیں اور آپ Kindly بات کریں جی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، Rule 27(2)(a) میں ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ جب کوئسچنز آور ہوتا ہے تو کوئسچنز سے دو دن پہلے کوئسچن Mover کو بھجوا دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ اس پہ پوری تیاری کرے اور پوری تیاری کے ساتھ ہاؤس میں آئے اور ہاؤس میں اس پہ بھرپور ڈسکشن ہو، مجھے پہلے بھی یہی شکوہ تھا اور ابھی مجھے جب یہ ملا ہے تو میں اس کو کیسے Read کروں، میں اس پہ کیا کوئسچن کروں؟ یہ تقریباً کوئی سات مہینے پہلے کا کوئسچن ہے اور اس پہ مجھے کچھ بھی یاد نہیں، تو آپ اس کو اگلے اجلاس کے لئے ڈیفر کریں تاکہ یہ Priority پہ آئے۔ جناب سپیکر، میں اس پہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتی ہوں کیونکہ اس میں مجھے صحیح Answer نہیں ملا ہے، میں نے ابھی سرسری طور پہ دیکھا ہے اور ابھی یہ میرے ٹیبل پہ پڑا ہوا تھا، اگر آپ رولز کی Violation کرتے ہیں، اگر آپ کی گورنمنٹ، میں سٹاف کی بات نہیں کر رہی ہوں، آپ کا سٹاف بالکل بروقت چیزیں بھیجتا ہے لیکن گورنمنٹ آف پاکستان، KP کے جو لوگ ہیں وہ ہمیں سمجھتے ہیں کہ یہ بدو ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خیبر پختونخوا، KP نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آپ پہلے میری بات سنیں ناں سر، یہ مجھے ابھی ملے ہیں، میں اس پہ بات نہیں کرنا چاہتا ہوں، اس پہ صحیح جواب نہیں ہیں۔ جب تک آپ گورنمنٹ کے لوگوں کو انسٹرکشنز نہیں دیتے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے میڈم، میں اس کو ڈیفر کرتا ہوں اور یہ ڈائریکشن بھی دیتا ہوں کہ جو سوالات ہوتے ہیں، ان کے جوابات ممبران کو دو دن پہلے ملنے چاہئیں کہ اس پہ وہ بات کر سکیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، سر۔ یہ دونوں کوئسچنز اگلے اجلاس کے لئے ڈیفر کر دیں، پلیز۔

Mr. Deputy Speaker: Question No.1783 of Nighat Yasmeen Orakzai is deferred.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 1936، عنایت اللہ خان صاحب۔

* 1936 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ قبائلی علاقوں میں معدنیات کے بہت بڑے ذخائر موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کس ضلع میں کون کونسی معدنیات کتنی کتنی مقدار میں ہیں، نیز حکومت ان ذخائر کو بروئے کار لانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) قبائلی علاقوں میں ماربل، کرومائیٹ، بیرائیٹ، کول اور دیگر معدنیات کے ذخائر کافی مقدار میں موجود ہیں۔ حکومت ان معدنیات کو بروئے کار لانے کے لئے تکنیکی بنیاد پر اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ اس سے عوامی مفاد میں استفادہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں ہر ضلع میں جو معدنیات گرانٹ ہوئی ہیں ان کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، قبائلی اضلاع کا سب سے بڑا جو ریونیو کا Source ہے وہ معدنیات ہیں اور ایک اندازے کے مطابق اگر قبائلی اضلاع کے اندر Transparent competitive manners کے ذریعے سے معدنیات کے جو ذخائر ہیں ان کو بروئے کار لایا جائے تو یہ پورے KP کو Cater کر سکتے ہیں۔ میں نے سوال کا جو آخری حصہ ہے، باقی چیزوں کے تو انہوں نے جوابات دے دیئے ہیں، نیز حکومت ان ذخائر کو بروئے کار لانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟ تو انہوں نے جواب یہ لکھا ہے کہ حکومت ان معدنیات کو بروئے کار لانے کے لئے تکنیکی بنیاد پر اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ اس سے عوامی مفاد میں استفادہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں ہر ضلع میں جو معدنیات گرانٹ ہوئی ہیں، ان کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) یعنی یہ جو جواب ہے یہ بڑا، اس کے اندر تشنگی ہے، اس کے اندر ایک Incompletion ہے، میں پوری پالیسی اور Strategy کی بات کرتا ہوں کہ بھائی یہ آپ اس قسم کا مختصر جواب دے کر اس قسم کے اہم مسئلے کو Dispose of نہیں کر سکتے، Right off نہیں کر سکتے ہیں اور میں حکومت کے Interest میں کہہ رہا ہوں کہ اس صوبے کے اندر معدنیات ایک بہت بڑا Potential اور ایک Resource ہے اور یہ ہم سن رہے ہیں، یہ منسٹر صاحب کے Tenure سے پہلے، یہ منسٹر نہیں تھے لیکن اس وقت بھی پی ٹی آئی کی حکومت تھی اور ہم یہ بات کیبنٹ کے اندر بھی کرتے رہے ہیں کہ بھائی اس چیز پر آپ Correctively کام کریں لیکن یہ جو جواب مجھے دیا گیا ہے اس کی تفصیلات نہیں ہیں، صرف اس جملہ کے اندر یہ ہے کہ ہم اس کے لئے تکنیکی بنیادوں پہ، تو منسٹر صاحب بتائیں کہ وہ تکنیکی

پالیسی کیا ہے؟ تکنیکی بنیادوں پہ آپ کس طرح اس کے لئے اقدامات اٹھا رہے ہیں؟اس کی تفصیل ذرا دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی۔

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** شکریہ مسٹر سپیکر، جیسا کہ عنایت بھائی نے بتایا ہے، یہ بہت اہم سوال ہے اور یہ Newly merged area کے حوالے سے ہے، تو سب کو پتہ ہے کہ یہ جو ہمارا Merged area ہے یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو Devolve نہیں ہوا تھا، ابھی یہ ڈیپارٹمنٹ کو ٹرانسفر ہوا ہے، تو اس میں جو انہوں نے لکھا ہوا ہے، جو جواب دیا ہوا ہے، جو تکنیکی بنیاد پر اقدامات اٹھا رہے ہیں، اس میں ایک یہ ہے کہ یہ جتنی سروس ہو رہی تھی، یہ Federal geological mapping جتنی بھی ہے وہ فیڈرل کا ایک ادارہ ہے وہ کروا رہا تھا، تو ابھی اس سے Exploration کے لئے ہم نے اس اے ڈی پی میں رقم بھی رکھی ہے اور وہ پراجیکٹ اے ڈی پی 19-2018 میں Reflect ہو چکا ہے کہ اس کے لئے جتنا بھی ہمارا Merged area ہے اور جو ہمارا KP ہے، Settled area ہے، ان سب کو ہم Explore کریں گے اور اس کے لئے پیسے بھی اس اے ڈی پی میں رکھے ہوئے ہیں، Reflect بھی ہوئے ہیں اور ان شاء اللہ یہ جو ہمارا فیڈرل ادارہ ہے، جیالوجیکل سروے آف پاکستان، اس کے ساتھ باہمی تعاون اور اس کے ساتھ مشاورت سے اور اس کے ساتھ ایک Joint venture کی سطح پہ ہم سارا جو KP ہے اور جو Newly merged area ہے، ان کی ان شاء اللہ Exploration کریں گے اور میں آپ کو بتادوں کہ ہمارا جو KP کا جو مجھ سے پہلے سروے ہوا تھا، وہ جتنا Explore ہوا ہے، ابھی تک Twenty nine percent explore ہوا ہے، ابھی Seventy three percent رہ رہا ہے، تو اس کے لئے بھی ان شاء اللہ یہ پراجیکٹ اے ڈی پی میں Reflect ہے اور جو Merged area وہ صرف Six percent explore ہو چکا ہے، باقی جو رہ رہا ہے تو اس پر ان شاء اللہ اس سال کام شروع کریں گے۔ اس کا تین سال ٹائم پیریڈ ہے، ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ 22-2021 تک اس کو Complete کریں تاکہ جتنے بھی معدنیات ہیں ان کی Quantity کیا ہے، اس کے ڈیپازٹس کتنے ہیں، یہ سارا جو ہے اس میں وہ آجائے، ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں مشکور ہوں کہ انہوں نے بتادیا لیکن اگر ان کی بات کو آپ نے سن لیا ہو تو انہوں نے کہا کہ جو خیبر پختونخواہے، اس کے اندر Seventy three percent area ابھی تک Un-explored ہے اور Erstwhile FATA کے اندر Six percent area ابھی تک Explored ہے، باقی Un-explored ہے، یعنی Ninety four percent un-explored ہے، یہ بہت بڑا Potential recourse ہے کہ جو ابھی تک Un-explored ہے اور یہ جو Single line انہوں نے Answer دیا تو ظاہر ہے اسمبلی کے اندر تو یہ جواب اس وقت کافی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس سے اگلے والا سوال بھی Mines & Minerals کے اوپر ہے، تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ دونوں کو ہم Club کرتے ہیں، اس کا جواب بھی انہوں نے دیا ہوا ہے، مجھے لسٹ دی ہوئی ہے کہ دیر بالا کے اندر اور دیر پائیں میں اور ہمارے ان کے اندر کتنے Minerals ہیں اور وہ کن لوگوں کو الاٹ ہوئے ہیں، وہاں بھی ایک ایشو ہے، سنٹرل ایکسچینج کا ایشو ہے، کچھ ان کے Minerals ایسے ہیں کہ جو سنٹرل ایکسچینج کے Purview میں آتے ہیں اور وہ ان کو اس کی لیزز نہیں دے سکتے ہیں اور ان کے ڈیپارٹمنٹ کچھ چیزوں کے اندر ڈرتا ہے، کچھ چیزیں سنٹرل ایکسچینج کے اندر ہیں بھی نہیں، اور وہ بھی انہوں نے سنٹرل ایکسچینج کے کھاتے میں ڈالی ہوئی ہیں اور اس کی لیزز یہ لوگوں کو Through competitive process بھی نہیں دے رہے ہیں، تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں، ایک Positive note پر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ دونوں سوالوں کو Club کریں، سنٹرل ایکسچینج والے کا بھی مجھے جواب دے دیں اور اس کا بھی دے دیں اور میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جواب دینے کے بجائے اگر آپ ان دونوں سوالوں کو Club کر کے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں گے اور مجھے As a mover بلائیں تو میں آپ کو ایشورنس دلاتا ہوں کہ میں اس میں Positive input لوں گا، یعنی میں سچی بات یہ ہے کہ حکومت کو Help out کروں گا اور کمیٹی کے اندر میرا کوئی Vested interest نہیں ہے، میں مطلب سچی بات یہ ہے کہ میں نہ کسی کی سفارش اور نہ خود اس کاروبار کے اندر میرا اوہ ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ بہت بڑا جو Resource ہے، اس پہ ہم غور و فکر کریں، حکومت کو Input دیں، Policy input دیں اور اس بہت بڑے Resource کو Explored کرنے کے لئے اس کو Type کرنے کے لئے، اس سے حکومت کے لئے آمدن Generate کرنے کے لئے یہ جو seventy three percent settled areas میں اور جو Newly merged areas ہیں، ان میں Ninety four percent un-explored

area ہے، اس کے لئے کوئی Strategy بنائیں اور اس پہ میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو Relevant Standing Committee میں ریفر کریں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر معدنیات: جناب سپیکر صاحب، جواب تو اس کو پورا دیا گیا ہے اور میں نے اس کو Explain بھی کیا، پھر بھی اگر عنایت صاحب کہہ رہے ہیں تو بالکل میں سمجھ رہا ہوں کہ وہ اس صوبے کے لئے، اس محکمہ کی بہتری کے لئے اور عوام کی بہتری کے لئے وہ کوئی Step لینا چاہتے ہیں تو اگر سٹینڈنگ کمیٹی کے بجائے یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، تو میں اس کے لئے پوری ایک میٹنگ Arrange کروادوں گا اور اس میں ہمارے ڈی جی اور ہمارے جتنے بھی ایکسپرٹس ہیں، وہ اس کے ساتھ بیٹھیں گے، یہ جو بھی Input دینا چاہتے ہیں تو ان شاء اللہ ان کو Presentation بھی دیں گے اور ان کے Input کو بھی ہم ڈالیں گے تاکہ اس صوبے کی بہتری کے لئے ہم کچھ کر سکتے ہیں، تو میں بالکل حاضر ہوں، تو اگر سٹینڈنگ کمیٹی کے بجائے ہم آپ کو پوری Presentation دے دیں، تو اگر آپ، میں اور سارا ڈیپارٹمنٹ بیٹھ جائے تو میرے خیال میں وہ بہتر ہو گا۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، میں چاہتا ہوں کہ اس میں جو Collective input ہے، باقی ممبران کا بھی، تو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر باقی ممبران کا بھی Collective input آجاتا ہے اور اس میں بھی ٹریژری بنچز کی میجارٹی ہوتی ہے، میں بالکل Positive spirit پہ کہتا ہوں، اس میں ہمیں تھوڑا موقع ملے گا اور بڑے مطلب Cool and calculated انداز میں اس پہ Deliberation ہو گی، ان سے ہم بریفنگ سنیں گے اور پھر اس کی بنیاد پہ ہم ایکسپرٹس کو بلائیں گے۔ ظاہر ہے میری بریفنگ ایک دن ہو جائے گی اور پھر ختم ہو جائے گی، اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس بات کو آپ ریفر کریں اور اس پہ In positive note، اس کے جو ToRs ہیں وہ بھی آپ خود بنالیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر کن ToRs کے اندر اس پہ ڈسکشن ہو؟ میں اس کو یہ بھی وہ کرتا ہوں کہ آپ خود وہ ToRs بنالیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ جو ایشو ہے اس کے اوپر Deliberations ہوں اور اس سے حکومت کو اور ہمارے صوبے کو فائدہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب۔

وزیر معدنیات: شکریہ جناب سپیکر صاحب، بالکل میں اس میں کوئی ہیچ نہیں سمجھتا کہ اس میں کچھ اس طرح ہے، اگر ہمارے عنایت بھائی کہہ رہے ہیں کہ یہ سٹینڈنگ میں یہ جائے تو میں بالکل تیار ہوں، اس پہ میں کوئی Resist نہیں کروں گا کیونکہ ایک صوبے کی اچھائی کے لئے بات ہے، تو میں اس کو پھر بھیج دینا مناسب سمجھوں گا۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 1936 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the Question is referred to the concerned Committee

اور Next Question بھی اس کے ساتھ منسٹر صاحب، Club کر دیں، دونوں Club کر دیں۔ کوئسچن نمبر 2069، وقار احمد خان صاحب۔

* 2069 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) تقریباً چالیس پینتالیس سال پہلے پشاور یونیورسٹی کے جیالوجی ڈیپارٹمنٹ نے یونین کونسل ٹال، یونین کونسل شاہ ڈھیری اور یونین کونسل کالا کلے کا تفصیلی دورہ کیا تھا جہاں پر مختلف معدنیات کے ذخائر دریافت ہوئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا موجودہ حکومت اس سے استفادہ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جبکہ گیس اس وقت علاقے میں بھی موجود ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): (الف) جیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے دورے کے بارے میں اس دفتر کے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، جواب خو ما له راکړے شوے دے خو ستا په توسط زه د منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې ما د 7 PK، دا دوه درې یونین کونسلز Mention کړی وو، نو تر کومې پورې چې زما اطلاعات دی، په دې یونین کونسلو کښې تانبا هم ډیره او وسپنه هم ډیره ده او نور معدنیات هم ډیر دی، نو آیا د دوئ په مستقبل کښې اراده شته؟ دوئ خو وائی جیالوجسټ ټیم نه دے تلے خو د جیالوجسټ ټیم لیږلو اراده شته چې ته ئے اولیږې او دغه دغه هلته بروئے کار راولی چې کوم معدنیات دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب۔

وزیر معدنیات: شکریه جناب سپیکر، وقار صاحب، هغه یو دغه کړے دے چې یره دغه د حلقې چونکه دغه حلقه دوه پیرې ما سره هم پاتې شوې ده نو یقیناً چې هلته کښې ډیر زیات Potential دے د معدنیاتو خو دا کوم کوئسچن چې دوئ کړے دے چې یره چالیس پینتالیس سال مخکښې د پشاور یونیورسټئ د جیالوجی ډیپارټمنټ څه کسان هلته تلی وو، د دې دوه یونین کونسله وو، سروے ئے کړے وه، نو زمونږ د ډیپارټمنټ سره دغه شان هیڅ قسم معلومات شیئر شوې نه دی، هلته جیالوجی ډیپارټمنټ والا ته به پته وی، دا مونږ سره نه دی، ډیپارټمنټ سره ئے شیئر کړئ۔ دویم دوئ د ګیس خبره کړې ده، نو ګیس خو زمونږ د محکمې په مینډیټ کښې نه راځی، باقی کومه خبره چې دوئ کړې ده، یره چې هلته کښې د دوئ څه اراده شته؟ نو څنګه چې عنایت صاحب دا کوم دوه کوئسچنز راوړی وو، دا هم دغه شان کوم د جیالوجی چې کوم Mapping چې دے په دې تیر 2018-19 اے ډی پی کښې، د هغې منظوری شوې ده او ان شاء اللّٰه چې څومره علاقې دی، هغه به مونږه Explore کوؤ، چې کوم ځائے کښې کوم قسم معدنیات دی، کوم ځائے کښې چې د معدنیاتو څومره قسم معدنیات دی، څه Quantity ده، دا ټول به ان شاءاللّٰه بیا ستاسو مخې ته راوړی، نو دغه زمونږه باقاعده یو پروګرام دے او څنګه چې ما تاسو ته اووئیل چې په 22-2021 ء کښې د هغې سروے Complete کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار احمد خان صاحب، مطمئن یئ؟

جناب وقار احمد خان: جی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 2070، وقار احمد خان صاحب۔

* 2070 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے پاس جیالوجسٹ کے کتنے افراد کی کمیٹی موجود ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کمیٹی نے حلقہ PK-7 میں جیالوجسٹ سروے کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا کے پاس اس وقت چھ جیالوجسٹس ہیں، یہ جیالوجسٹس محکمہ معدنیات کے معدنیات کے فروغ ڈویژن کا حصہ ہیں اور انہیں ڈویژنل لیول پر ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا نے مختلف ادوار میں اے ڈی پی فنڈڈ سکیم کی بنیاد پر تلاش معدنیات کے کامیاب سروے مکمل کئے ہیں جن میں حلقہ PK-07 کے مشرق میں واقعہ مینگورہ زمرد کا تفصیلی سروے اور مغرب میں واقعہ شاموزی زمرد کا تفصیلی سروے شامل ہیں۔

اس کے علاوہ عرض کیا جاتا ہے کہ وفاقی ادارہ اراضیاتی سروے آف پاکستان تلاش معدنیات کی ذمہ دار ہے اور انہوں نے PK-07 اور اس کے ارد گرد علاقوں کا تفصیلی اراضیاتی نقشہ تیار کیا ہے جو مشتمل ہیں ان 1,5,6 بی 43/2 جو کہ ٹوپو شیٹ نمبر نقشہ جات میں سنگ مرمر، زمرد اور دیگر معدنیات کی مکمل جانکاری موجود ہے۔ یہ نقشہ جات اراضیاتی سروے آف پاکستان سے مطالبے پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا جلد ہی وفاقی ادارہ ارضیاتی سروے آف پاکستان کے ساتھ ایک مشترکہ معدنیاتی تفصیلی سروے کا آغاز کر رہا ہے جس کی اے ڈی پی میں منظوری مل گئی ہے اور جلد ہی معاہدہ طے پائے گا۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، ستاسو په توسط یو خبره کول غواړم، هغه بله ورځ ستاسو د چیئر نه یو رولنگ شوے وو، زما یو دوه کوئسچنې وې د هیلتھ، او سپیکر صاحب وئیلی وو چې دا به په دې ننني ایجنډا کښې راولو، نو زما هغه دواړه کوئسچنې په ننني ایجنډا کښې نه دی راغلی، نو سپیکر صاحب، تاسو رولنگ ورکړے وو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه جی اجلاس ختم شوے وو او Reply ټیبل شوې وه، کیدے شی تاسو به کتلی نه وی۔

جناب وقار احمد خان: نه جی نه، سپیکر صاحب، رولنگ ورکړے وو او تپوس ئے کړے وو، ستاسو د چیئر په دغه، سپیکر صاحب چې چیئر کولو، نو هغه سپیکر صاحب، ناست هم دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیکر صاحب رولنگ ورکړے وو، وائی زه خو نه ووم موجود خو هغوی وئیلی وو چې کوئسچنز آور ختم شوے وو، هغې نه پس ئے ورکړے وو۔

جناب وقار احمد خان: نه جی نه، ما کال اټنشن پیش کولو، د هغې نه مخکښې زه پاڅیدم او ما سپیکر صاحب ته التجاء اوکړه د کال اټنشن نه مخکښې او هغوی ماله Reply راکړه چې دا به Next دغه کښې راشی جی او که نه دا ریکارډ دې چیک کړی په هغې راغلے دے او دا ضروری دے جی، د کال اټنشن پیش کولو نه مخکښې۔

جناب ډپټی سپیکر: سیکرټری صاحب، دا تاسو ریکارډ چیک کړئ As per record دوئ له Reply ورکړئ۔

جناب وقار احمد خان: او دوه کوئسچنې دی، دغه هم دا Same Question دے جی، خو زما ستاسو په توسط د منسټر صاحب نه خواست دے چې سوات د معدنیاتو نه ډک دے، نو مهربانی دې اوکړی او زر تر زره پرې کارروائی شروع کړئ چې خا مخا دې خلقو ته روزګار مهیا شی او معدنیات برسر پیکار راشی۔ ډیره مهربانی، زه نور د سوال نه مطمئن یم جی۔

وزیر معدنیات: شکریه جناب سپیکر صاحب، بالکل ښنګه کوئسچن چې دوئ کړے دے نو یقیناً دا زمونږه د پورا KP د پاره او بیا خصوصاً د سوات د پاره ډیر اهم دے خو ما دوئ ته چې ښنګه مخکښې اووئیل چې ان شاء الله د دې د پاره زمونږه پراجیکټ هم په اے ډی پی کښې Reflect شوے دے او ان شاء الله ډیر زر به کوم د دوئ علاقې دی یا هره هغه علاقه چې کومه کښې ډیر زیات Potential دے نو ان شاء الله د هغې د پاره مونږه کار کوؤ او ان شاء الله د دوئ Input چې دی هغه به مونږه اخلو۔ مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Question No. 2116, Mr. Salahuddin Sahib.

* 2116 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Auqaf, Hajj and Religious Affairs state that:

(a) ADP No.180496 (Phase III) for the year 2018-19, an amount of Rs. 170 Million still to be spent on Masajid and Madarssa;

(b) Does the said ADP include any Masjid and Madrassa from PK-71; if none already included, then would the government include a couple from PK-71? Provide details.

Mr. Ziaullah Khan (Advisor, Elementary & Secondary Education): (a) The scheme has been included in ADP 2019-20 at total cost of Rs.200.00 million and Rs.300.00 million was allocated and utilized in financial year 2018-19 and amount of Rs.170.00 million still to be utilized on already approved sub schemes in financial year 2019-20 and 2020-12. (Details provided to the House).

(b) The said ADP does not include any Masjid and Madrassa from PK-71, as the cost of the subject umbrella scheme is divided in thirty four number of sub components which have been identified for improvement and rehabilitation. Presently, no fund is available to include a couple of sub schemes from PK-71. (Details provided to the House).

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. I read the answer and this is not the first time that I am getting all these surprises, once again it is happening. I have been told that no fund is available; unfortunately no fund is available to be spent in PK-71.

مسٹر سپیکر سر، کیا میں پختو نخوا کا حصہ نہیں ہوں، کیا یہ PK-71 پختو نخوا کا حصہ نہیں ہے، کیا ہم جاپان میں رہتے ہیں، یہ حصہ کسی اور علاقے سے ہے؟ پھر اگر Still hundred and seventy million still to be spent, no fund available for PK-71 تو میں کیا نمیبیا سے آیا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جاپان میں نہیں رہتے لیکن UK میں رہتے ہیں، نہیں جی آپ نے بات غلط کی، آپ نے کہا کہ ہم جاپان میں رہتے ہیں لیکن آپ کو کہنا چاہیئے تھا کہ کیا ہم UK میں رہتے ہیں۔۔۔۔

(قہقہے)

Mr. Salahuddin: Sir, I would request that at least some, what I am asking, this is for Madrassas and Schools.

یہ مدرسہ اور مساجد کے لئے ہے، میرے گھر کے لئے نہیں ہے، عوام کے لئے بھی یہ گلی کوچے بھی نہیں ہیں، سٹریٹس بھی نہیں ہیں تو مساجد کو وہ تو فنڈ جانا چاہیئے۔ اگر کوئی Responsible Minister assurity دے کہ

Some of Masajid and some of Madrassas can also be included in the said schemes, please.

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Mr. Ziaullah Bangash Sahib.

جناب ضیاالله خان (مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر، محترم صلاح الدین صاحب نے جو کوئسچن کیا ہوا ہے، اس پہ محکمے سے جو Reply آیا ہوا ہے، تو یہ سکیمیں 2019-20 Already کی جو اے ڈی پی ہے اس میں تقریباً اس کے لئے فنڈ Allocate ہے اور جو Last ADP تھی، اس میں PK-71 کی جو لسٹ ہے اس میں PK-71 شامل نہیں ہے لیکن یہ جو باقی سکیموں کی لسٹ ان کے ساتھ Attached ہے تو انہی سکیموں کے لئے یہ پچھلی اے ڈی پی سے جو سکیمیں چل رہی ہیں، یہ ان کے لئے فنڈ ہے لیکن اس کے لئے یہ ہے کہ محکمے کے جو افسران بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو میں نے یہاں بٹھایا ہوا ہے، تو ان کے ساتھ مزید ڈسکشن کرتے ہیں کہ اس میں PK-71 کیوں شامل نہیں ہے اور پچھلی سکیموں میں جب باقی صوبے کی ساری سکیمیں تھیں تو PK-71 کیوں Include نہیں ہے؟ تو اس لئے میں نے ان کو بٹھایا ہوا ہے، اگر آپ چاہتے ہیں تو اجلاس کے بعد ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کو مزید جو موجودہ اے ڈی پی ہے پر ہم ڈسکس کر لیں گے۔

Mr. Salahuddin: If Minister Sahib gives me assurity that some of Masajid from my constituency PK-71 could be included then I am not stressing upon that, but at least it should be like a gentle man promise.

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، میں اس لئے Assurity دیتا ہوں کہ یہ جو جتنا فنڈ ہے یہ آپ کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ آپ کے حلقے کی مساجد اور ان کے لئے ہے، تو میں نے یہ اس لئے کہا کہ میں نے ان کو بلایا ہوا ہے، ان کے ساتھ بیٹھ کر آپ کا بھی اور باقی صوبے کا بھی ہم چیک کر لیں گے کہ کتنا فنڈ اس کے لئے مختص ہے اور اس میں کون کونسے ایریاز ڈالے گئے ہیں اور کون کونسے ایریاز رہتے ہیں؟ تو اس کو یہ جو موجودہ اے ڈی پی ہے، اس میں اس کو Include کر دیں گے ان شاء اللہ۔

Mr. Deputy Speaker: Salahuddin Sahib, satisfied?

Mr. Salahuddin: Yes, satisfied, with this I will take his words as gentle man promise and looking forward to see that happens, Mr. Speaker Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: Okay. منور خان صاحب، دوئ نه پس تاسو به دغه اوکړئ، منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر منسٹر صاحب سے میری یہی سوال ہے کہ پچھلے Tenure میں Priority سکیمیں اور اس قسم کی جوائے ڈی پی میں پہلے آئی تھیں اور انہوں نے میرے خیال میں اب Running سکیمیں جو بن رہی ہیں، تو کیا منسٹر صاحب! جو Running سکیمیں ہیں ان کے لئے فنڈ کا کوئی بندوبست ہے کہ نہیں؟ آپ ٹریژری بینچ والے ہیں، آج بھی اخبار میں آیا ہوا ہے کہ ان کی جو Running سکیمیں ہیں، ان کے ٹینڈرز ہو رہے ہیں، تو PK-91 میں میرے خیال میں کافی سکیمیں اسی طرح ادھوری پڑی ہوئی ہیں، اگر اس کا کوئی بندوبست ہو جائے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الہیٰ صاحب۔

جناب فضل الہیٰ: شکریه، مسټر سپیکر۔Mr. Slahuddin is very lucky man. چې د ده په حلقه کښې زما په خیال سره کافی سکیمونه شوی دی، زه خو به جی منسټر صاحب نه ستاسو په وساطت دا تپوس کوم چې د دوئ کومه حلقه ده، په هغې کښې ماشاءالله جماعتونو او مدرسو ته سولر سسټم شوے دے نو زمونږه خو یو هم بالکل نه دے شوے، نو منسټر صاحب به ئے راته کلیئر کړی، چرته زمونږه والا خو کوهاټ ته نه دی شفټ کړی، نو مهربانی دې او کړی مونږه ته دې هم Surety را کړی چې زمونږه به دا کله کیږی؟ ځکه چې زمونږه په جماعتونو او په مدرسو کښې ماشومان سبق هم وائی او الحمد لله هلته مونږه مونځ هم کوؤ او بجلی نه وی او مونږه ته د سولر ډیر ضرورت دے، نو زه به دا تپوس کوم ستاسو په وساطت سره چې مونږه ته دې هم Surety را کړی چې زمونږه سره به څه چل کیږی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم: دا شکر دے چې صلاح الدین دا کوئسچن Raise کړو، اوس پرې فضل الهیٰ ته هم پته اولګیده۔ دا داسې نه ده، دا فضل الهیٰ صاحب، داسې ده۔۔۔۔۔

جناب فضل الہیٰ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الهیٰ صاحب، چې هغوی Reply او کړی۔ ضیاءالله بنګش صاحب۔

مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، ما دا واضحه کړه، د ډیپارټمنټ کسان مو کښېنولی دی او کوم چې Last tenure کښې د کوم مساجد د پاره چې کوم فنډ مختص شوے وو، هغه ډیټیلز هم پراته دی او چې کومې کومې علاقې ورکښې Include وې او د کومو کومو علاقو مساجد او مدرسې پکښې شاملې وې، هغه هم لسټ موجود دے او ډیپارټمنټ هم موجود دے، هغه به درسره کښېنوم او دا موجوده چې کوم اوس بجټ اوشو، دیکښې چې کوم اے ډی پی ده، دیکښې هم وو، کومې حلقې چې Last tenure کښې Include وې او کومې چې پاتې شوې وې نو هغه اوس ډیپارټمنټ ناست دے، تاسو ټولو سره به هغه ډسکس کړو او هغې کښې به ان شاءالله چې کومې کومې علاقې پاتې دی، کوم جماعتونه پاتې دی، نو زه بیا واضحه کوم چې دا د حکومت پروګرام دے، دا حلقه وائز نه دے، دا ټول چې په صوبه کښې څومره مساجد دی مدرسې دی، دا د حکومتی یا د اپوزیشن خبره پکښې نشته دے، دیکښې چې کومې حلقې د اپوزیشن دی هغې کښې به هم مساجد او مدرسې به ان شاءالله په سولرائز سسټم باندې راولو او چې کوم حکومتی دی، هغه به هم پکښې راولو ان شاءالله، نو دا د حکومت یو پروګرام دے، دا ټول به پکښې Cover کوؤ، نو فضل الهیٰ صاحب دې ان شاءالله بعد کښې کښېني او مونږه به ټوله قیصه ورته کلیئر کړو، اوس دې کښېني بس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الہیٰ صاحب، میرے خیال میں منسٹر صاحب نے کافی بہتر طریقے سے Respond کیا، آپ کو انہوں نے کہا ہے کہ اگر آپ کو کوئی شکوہ ہے، کوئی بات ہے تو ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھے ہیں وہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

جناب فضل الہیٰ: میں نے بھی تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو انہوں نے وہی کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ والوں کو بٹھا دیتے ہیں، آپ ان سے بیٹھ جائیں۔ کوئسچن نمبر 2176، مس شگفتہ ملک۔

(محترمہ شگفتہ ملک کا کوئسچن نمبر 2176 کو Next question day پر لیا جائیگا)

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه سپیکر صاحب، تاسو زما چې کوم دوه کوئسچنز دی ایکسائز حوالې سره، نو دوه میاشتې اوشوې جی، او دلته ماته خالی سوال راغلے دے، د دې جوابونه نشته جی۔ نو زه په دیکښې څه وئیلے شم؟ سپیکر

صاحب، مونږه خو پاڅو او هم دا خبره کوؤ چې اول خو تاسو دا اوګورئ چې دغلته د ایکسائز ډیپارټمنټ څوک راغلی دی، څوک ناست دی؟ او د دې جواب چې دے دا د چا پریویلج؟ ما خو تیر ځل هم دا خبره کړې وه، که د ممبر پریویلج وی خو ممبر به پریویلج راؤړی خو چې کله مونږه د دې پارلیمان د تقدس خبره کوؤ او مونږه دا وایو چې دا پارلیمان چې دے دا سپریم دے او بیا دلته کښې دا حال کیږی چې تاله د کوئسچن جواب نه درکوی، نو د دېImportance، د دې اسمبلۍ Importance، د دې حکومت، د دې د سرکاری افسرانو چې کومه Priority ده، هغه د دې نه اندازه کیږی چې دا کوئسچنز ئے ماله خالی رالیږلی دی، د دې جواب نشته۔ نو سپیکر صاحب، ستاسو پریویلج جوړیږی او د دې ټول پارلیمان جوړیږی که د چا جوړیږی؟ د دې جواب تاسو ماله راکړئ۔

<u>*جناب ڈپٹی سپیکر*</u>: *ان کے جوابات میرے خیال سے ابھی اسمبلی کو موصول ہوئے ہیں لیکن میں پتہ کرنا چاہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کا کونسا اہلکار یہاں پر موجود ہے؟ پہلے ان کی نشاندہی کی جائے کہ کون آیا ہوا ہے؟ دوسری بات کہ یہ پہلی بار نہیں ہے، ہمیشہ ڈیپارٹمنٹس ان کے جوابات لیٹ دیتے ہیں، تو ان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ سیکرٹری صاحب، چیف سیکرٹری کو لیٹر کریں اس کے بارے میں کہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ صحیح کام نہیں کر رہا ہے اور نہ وہ اسمبلی کے سوالات کو سیریس لے رہا ہے، تو ان کے خلاف ایکشن لیا جائے اور ان کے یہ سوالات* Next Questions` day *کو میں ڈیفر کرتا ہوں، شگفتہ ملک صاحبہ۔*

<u>*محترمہ شگفتہ ملک*</u>: سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه، ستاسو نه مخکښې هم سپیکر صاحب چې دے په دې باندې رولنګز ورکړی دی، وزیر اعلیٰ صاحب دلته په فلور باندې دا خبره کړې ده چې آئنده د پاره دې دا کوئسچنز، زه نه پوهیږم سپیکر صاحب، ستاسو د رولنګ مونږه د پاره ډیر زیات او ظاهره خبره ده چې تاسو کسټوډین یئ خو په سرکاری افسرانو باندې هیڅ اثر نه کوی ځکه چې ستاسو د کیبنټ چې کوم دلته وزیران دی، هغوی چې نه وی نو ظاهره خبره ده چې په ګیلرۍ کښې به تاسو ته یو کس د سیکرټری خو زما په خیال په خوب کښې هم څوک دا سوچ اونه کړی چې کله نه یو کال تیر شو چې یو سیکرټری راغلے دے، د ډی جی لیول خلق چې دے دلته نه راځی، *میڈیا کو میں گزارش کرتی ہوں کہ میڈیا بھی براہ مہربانی اس چیز کو ہائی لائٹ کرے کہ آپ کی کیبنٹ کے جو ممبران ہیں اور ان کے جو سرکاری افسران ہیں،*

ان کا یہ حال ہے کہ وہ آپ کی اسمبلی کے ممبران کے لئے سالوں بعد جو کوئسچن دیتے ہیں تو اس کا جواب نہیں ہوتا۔ سپیکر صاحب، د دې د پاره به رولنګ ډیر Straight پکار وی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ما پریږدئ، زه رولنګ ورکوم تاسو ماته ئے پریږدئ۔ اشتیاق ارمړ صاحب، تاسو څه وایئ جی؟ اشتیاق ارمړ صاحب۔

سید محمد اشتیاق (وزیر، جنگلات و جنگلی حیات): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، څنګه چې شګفتې بی بی خبره اوکړه، واقعی دا Embarrassing position چې یره داسې څه سوال شوے وی او د هغې جواب نه راځی، نو زه محکمې ته هم دا وایم چې تاسو In time په دې باندې خپل سوچ اوکړئ، بلکه آئنده که داسې اوشی نو مونږه به د هغې خلاف ایکشن اخلو، تاسو خبره بالکل ټهیک ده، که دا هر یو ډیپارټمنټ وی، په دې باندې ټائم ضائع کیږی، دلته وخت ضائع کیږی، دلته زمونږ ټائم ضائع کیږی، نو ضائع کولو ته به ئے نه ورکوؤ او چې کوم Effective څیزونه دی چې په هغې باندې کار اوشی۔ نو ستاسو خبره بالکل ټهیک ده، مونږه تاسو سره یو، آئنده به داسې نه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د دې سره سره زه هم دا وینا کومه چې کوم ډیپارټمنټ په ټائم باندې جواب ورنکړو، دوه ورځې مخکښې اسمبلئ ته Reply رانغله نو د هغې سیکرټری خلاف به ډائریکټ پریویلج کمیټئ ته پیش کیږی، ان شاءاللّٰہ۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1874_ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:.

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صنعت کی ترقی کے لئے صنعتیں لگانے کے لئے اکنامک زون قائم کیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب مثبت میں ہو تو مذکورہ اکنامک زون میں کمپنی کب قائم کی گئی ہے، کیا اس کو قانونی تحفظ حاصل ہے، کیا اس کو چلانے کے لئے رولز / پالیسی بنائی گئی، تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائے، نیز اس کی کارکردگی اور کارخانوں کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے اور اس منصوبہ بندی کے تحت بنائے گئے کارخانے کہاں کہاں پر قائم کئے گئے ہیں اور اس کا طریقہ کار کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم خان (معاون خصوصی، صنعت و حرفت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت نے صنعتوں کی ترقی کے لئے خیبر پختونخوا اکنامک زونز ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی قائم کی ہے۔

(ب) KP-EZDMC کا قیام مارچ 2015 میں عمل میں لایا گیا، مذکورہ کمپنی Companies Act, 2017 کے کارپوریٹ گورننس رولز 2013 کے تحت کام کرتی ہے۔ کمپنی کے اغراض و مقاصد آرٹیکل اینڈ میمورینڈم آف ایسوسی ایشن میں درج ہیں اور کمپنی کے صنعتوں کی ترقی اور منصوبہ بندی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

1876_ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اکنامک زون کو چلانے کے لئے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) بھرتی شدہ افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تاریخ بھرتی، اشتہاری تراشہ، تقرری کی جگہ، ماہانہ تنخواہ اور دیگر مراعات نیز چیف ایگزیکٹیو کی آسامی، تعلیمی قابلیت بمعہ تنخواہ و مراعات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی، صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ اکنامک زونز ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی میں ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ب) بھرتی شدہ تمام افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تاریخ بھرتی، تقرری کی جگہ، ماہانہ اور دیگر مراعات نیز چیف ایگزیکٹیو کی آسامی، تعلیمی قابلیت بمعہ تنخواہ و مراعات کی مکمل تفصیل بمعہ اخباری تراشے لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

2100_ جناب سردار حسین: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر کا علاقہ خدوخیل میں معدنی علاقوں کی تعمیر و ترقی کا پروگرام محکمہ منصوبہ بندی میں شامل ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کون کونسے علاقے میں کیا کیا ترقیاتی عمل منصوبہ بندی کا حصہ ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امجد علی (وزیر معدنیات): (الف) درست نہیں ہے۔

(ب) فی الحال بونیر کا علاقہ خدو خیل میں معدنی علاقوں کی تعمیر و ترقی کا پروگرام محکمہ کی منصوبہ بندی میں شامل نہیں ہے، بہر حال جہاں بھی معدنی علاقوں کو شنگل روڈ کی ضرورت ہوئی تو حکومت اس کو اے ڈی پی میں شامل کرتی ہے تاکہ منرل ٹائیٹل ہولڈرز کی حوصلہ افزائی ہو اور معدنی علاقوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکے۔

2041_ جناب سردار حسین: کیاوزیر آبکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر کا ٹوبیکو سیس میں سالانہ کتنا حصہ بنتا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) نیز ضلع بونیر کے دو صوبائی حلقوں PK-20 and PK- 21 کو مالی سال 2013-14 سے لیکر مالی سال 2017-2018 تک کتنا حصہ کس فارمولے کے تحت دیا گیا ہے، فارمولا کی وضاحت کے ساتھ اس کی سالانہ تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

8186_ جناب اکرم خان درانی: کیاوزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بلین ٹریز پراجیکٹ میں ہر دس ایکڑ کے لئے پانی کے تالاب / ٹینک بنانے کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایک تالاب کی تعمیر کے لئے چالیس ہزار روپے مختص کئے گئے تھے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ کے لئے 500 ملین روپے مختص کئے گئے تھے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پراجیکٹ میں کل کتنے تالابوں / ٹینکوں کی تعمیر پر کل کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) جی نہیں، بلین ٹریز پراجیکٹ میں ہر دس ہیکٹر کے لئے پانی کے تالاب / ٹینک بنانے کی منظوری نہیں دی گئی تھی۔

(ب) جی نہیں، ایک تالاب کی تعمیر کے لئے پانچ ہزار روپے فی ہیکٹر پلانٹیشن رقبہ کے حساب سے رقم مختص نہیں کی گئی تھی۔

(ج) جی نہیں، 500 ملین کی رقم تالاب بنانے کے لئے مختص نہیں کی گئی تھی بلکہ بلین ٹریز پراجیکٹ میں 162 ملین روپے برائے 4050 تالاب بنانے کے لئے تخمینہ لکھا گیا تھا۔

مذکورہ پراجیکٹ میں کل بنائے گئے تالابوں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آف ڈویژن	کل لاگت	تعداد تالاب ٹینک	مقام
1	مردان	160000	04	ملندری رستم
		40000	01	شیر آباد رستم
		80000	02	کھونی دانہ رستم
		160000/	04	ممانڑہ رستم
		40000/	01	شاہ طورے رستم
		80000/	02	کولالے رستم
		80000/	02	زیم تنگی رستم
		40000/	01	زرین آباد کاٹلنگ
		40000/	01	مسلم آباد کاٹلنگ
		40000/	01	جانگہ کاٹلنگ
2		40000	01	غلام آباد کاٹلنگ
		40000	01	ملوشاآباد کاٹلنگ
		40000	01	کالوشاہ کاٹلنگ
		40000	01	غریب آباد کاٹلنگ
		40000	01	منصور آباد کاٹلنگ
		40000	01	مرجانیی کاٹلنگ
		1000000	25عدد	ٹوٹل
2	بنوں فارسٹ ڈویژن	245000	5عدد	موسی خیل بنوں
		244000	5عدد	پائندہ خیل
		29250	01	بھراتی مچین خیل
		495000	10	تورتلہ
		1013250	21	ٹوٹل

3	پشاور فارسٹ ڈویژن	30000	6	گڑھی چدن
		250000	5	جاروبہ خٹک
		5000	10	ماٹنے ازاخیل
		5000	10	والی1,2,3
		100000	20	آرمی فائر سنٹر
		20000	4	نوی مارچی
		15000	3	واتر
		10000	2	پرانا معراجی
		20000	4	جابہ مندوری
		85000	17	آرمی فائر سنٹر
		225000	45	مصری بانڈہ
		630000	126	
4	کوہاٹ فارسٹ ڈویژن	4934300	107	جملہ تالابوں کی تعدد
5	ڈی آئی خان			ڈی آئی خان فارسٹ ڈویژن میں تالاب نہیں بنائے گئےاور نہ ہی اس مد میں رقم خرچ ہوئی

2206۔ میاں نثار گل: کیاوزیرآبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2013 سے 2018 تک صوبے میں محکمہ کے دائرہ اختیار میں مختلف ٹیکسوں کی مد میں کتنی رقم وصول کی گئی ہے، رقم کی تفصیل سالانہ وار اور ضلع وار الگ الگ فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

2208۔ میاں نثار گل: کیاوزیرآبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) 2013 سے 2018 تک پورے صوبے میں کتنی نان کسٹم پیڈ گاڑیاں پکڑی گئی ہیں اور یہ گاڑیاں کس کس ضلع میں کس کس کے زیر استعمال ہیں، ان کی تفصیل ایئر وائز اور ضلع وائز الگ الگ فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک پوائنٹ آف آرڈر پر آپ بات کرلیں، پہلے ایک پر کرلیں، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میرے علم میں یہ آیا ہے کہ آل ایئرپورٹس، جتنے بھی ائیرپورٹس ہیں، وہاں پر جب فرسٹ انٹری ہو جاتی ہے یعنی چیکنگ ہو جاتی ہے، اس کے بعد جو یہ گورنمنٹ کو بھی پتہ نہیں ہے اس پر شیریں مزاری صاحبہ کا واضح ایک بیان آیا ہے کہ ان کو بھی یہ پتہ نہیں ہے اور کیبنٹ کو بھی پتہ نہیں ہے لیکن ہر پہلی Arrival کے بعد آپ چیکنگ کرتے ہیں اور چیکنگ کے بعد ہر ایک بندے پر Compulsory ہو جاتا ہے کہ وہ پچاس روپے یا سو روپے کی اس پر پلاسٹک کی کوٹنگ ہوگی جناب سپیکر صاحب، آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتی ہوں کہ اگر پچھلے ایک سال میں اگر Suppose ایک کروڑ لوگوں نے سفر کیا ہے تو اگر سو روپے یا پچاس روپے کی اگر کوٹنگ ہوئی ہے، تو جناب سپیکر صاحب، یہ پچاس کروڑ یا ایک ارب روپے کس کی جیب میں گئے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کی وساطت سے میں چونکہ آپ سے مخاطب ہوں اور آپ Custodian of the House ہیں، یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر باقاعدہ طور پر آپ اپنی مرکزی کیبنٹ تک اس کو پہنچائیں اور سول ایوی ایشن اور جو پی آئی اے کے ساتھ جو تعلق رکھتے ہیں، ان سے بات کریں اور دوسرا اسی کے ساتھ جڑا ہوا ایک سوال ہے جناب سپیکر صاحب، کہ یہاں پشاور سے بہت سی ائیرہوسٹس کو وہ بغیر کسی وجہ کے اسلام آباد شفٹ کیا جا رہا ہے جن کے بچے یہاں پر ہیں، جن کے Husbands یہاں ہیں، جن کے گھر یہاں پر ہیں، تو ان کو اسلام آباد شفٹ کیا جا رہا ہے جناب سپیکر، تو اس میں بھی اگر آپ، چونکہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں، یہ مسئلہ مرکزی گورنمنٹ کے ساتھ ہے لیکن آپ کی وساطت سے اگر یہ دونوں مسئلے وہاں پر چلے جائیں تو یہ ہمارے لئے ایک خوش آئند بات ہوگی کہ اس پر ایک تو یہ کہ جن کی جیبوں میں پیسے جا رہے ہیں اور دوسرا جو ایئرہوسٹس غریب وہ یہاں سے اپنا سامان لیکر اور اپنے بچوں کو اور گھر والوں کو چھوڑ کر اور وہ اسلام آباد جائیں گی تو دونوں مسئلے Related مسئلے ہیں، تو اگر آپ اس پر بات کرلیں تو آپ کی بہت زیادہ مہربانی ہوگی۔ تھینک یو، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، چونکہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا کام ہے، ہمارا ایشو نہیں ہے لیکن ہم اپنے توسط سے ان کو لیٹر کرتے ہیں اور جواب مانگ لیتے ہیں اور میڈیا والے بھی یہ پوائنٹ نوٹ کرلیں اور اس کو تھوڑا Highlight کریں، ان کا بھی میں شکر گزار رہونگا کہ اس پوائنٹ کو وہ بھی تھوڑا سا Raise کریں۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Item No. 3, 'Leave Applications': جناب پختون یار صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب شکیل احمد خان صاحب منسٹر، آج کے لئے، جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، ملک بادشاہ صالح صاحب، ایم پی اے، اجلاس کے اختتام تک، جناب عزیزاللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، حاجی لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے، آج کی لئے، جناب عبدالکریم خان صاحب، معاون خصوصی، آج کے لئے، حاجی قلندر خان لودھی صاحب م، نسٹر، آج کے لئے، جناب فیصل زیب صاحب، ایم پی اے، 22 اور 23 جولائی، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، صاحبزادہ ثنااللہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، ملک شوکت علی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب شکیل بشیر عمرزئی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے، جناب نذیر احمد عباسی صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، سید فخر جہاں صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب لیاقت علی خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔ تو چھٹیوں کی جو درخواستیں آئی ہیں وہ آپ سب کو منظور ہیں؟

<u>اراکین</u>: ہاں۔

(تحریک منظور کی گئی)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Leave is granted.

تحریک التواء

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 6, 'Adjournment Motions': Mr. Inayatullah Khan, to please move his adjournment motion No. 84.

<u>Mr. Inayatullah</u>: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I move adjournment motion in routine business of the Assembly for discussing a definite matter of urgent public importance, which relates to the inadequate number of schools for the children in Province. As between 73 and 77 percent of children force to leave there schooling in after completing primary education due to shortage of higher schools which indicates it only one out of five children who inter the schooling system in Khyber Pakhtunkhwa is able to

complete Matriculation. The members of those who are able to finish Intermediate and Higher degrees are likely to be even lower at least 1.8 million out of schools in Khyber Pakhtunkhwa today. This mean that Khyber Pakhtunkhwa Schooling system does not have capacity to absorb more children, therefore, the motion may be admitted for detail discussion.

جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں انتہائی Important adjournment motion ہے جس پر میں آپ سے یہاں پر ڈیبیٹ کے لئے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس کو ایڈمٹ کریں اور مجھے آپ سے یہ بھی ریکویسٹ ہو گی کہ آپ اسمبلی کو بھی Adjourn مت کریں، یعنی یہ حکومت کا Decision ہے لیکن It`s utmost important for the government as well. یہ، مجھے "دی نیوز" اخبار کے اندر ایک خبر ملی، اس میں لکھا گیا تھا کہ Seventy three percent سے لیکر Seventy seven تک بچے پرائمری ایجوکیشن کمپلیٹ کرنے کے بعد ان کی Dropout ہو جاتی ہے، یعنی وہ صرف پرائمری ایجوکیشن کمپلیٹ کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ہائی سکولز کے اندر اور پھر آگے میں نے لکھا ہائیر سیکنڈری سکولز کے اندر ان فرسٹ ایئر، سیکنڈ ایئر کے اندر آپ کے Seventy three کو اگر Minus کریں تو آپ کے کوئی Twenty seven یا / Twenty four twenty five لوگ آگے ہائیر ایجوکیشن، ہائی سکولز کے اندر چلے جاتے ہیں اور اس رپورٹ کے اندر یہ بھی لکھا تھا کہ 1.8 ملین بچے out of school ہیں، میں نے جب یہ اخبار کے اندر دیکھا تو I was shocked اور میں نے اسی روز یہ ایڈجرنمنٹ موشن جمع کی۔ میں نے اس کو، جس بندے نے یہ لکھا تھا، میں نے اس کو فون کیا اور اس سے چیک کیا کہ بھائی یہ فگرز آپ نے یہ کہاں سے لئے ہیں، یعنی یہ فگرز تو بڑے Alarming فگرز ہیں، آپ نے کہاں سے یہ فگرز لئے ہیں؟ اس نے مجھے کہا کہ یہ فگرز ان کا جو Independent Monitoring Unit، خیبر پختونخوا حکومت کا جو Independent Monitoring Unit ہے، یہ ان کی رپورٹس سے ہم نے لئے ہوئے ہیں اور اس نے وہ رپورٹ میرے ساتھ شیئر کی۔ اس کے بعد میں نے اس پہ ایڈجرنمنٹ موشن Move کی کہ یہ حکومت کے قائم کردہ اپنے ادارے کی رپورٹس ہیں۔ اس کے اندر Reason یہ بتادی گئی ہے کہ یہ مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولوں کی کمی ہے اور یہ جو بچے آگے جاتے ہیں تو ان کو داخلہ نہیں ملتا ہے اور میں نے وہ کالج کا ایشو جو اٹھایا تھا، اس روز میں نے کہا تھا کہ میری تحصیل کے اندر Eighty / ninety سے لے کے Hundred بندے

سالانہ فرسٹ ایئر میں داخلہ لینے سے محروم اس لئے رہتے ہیں کہ Facility نہیں ہے، کالجز اس کے اندر Already chocked ہیں Suffocated ہیں، سکولز ہائیر سیکنڈری سکولز Already suffocated اور میں آپ کو ایک حیران کن فگر بتادوں، میرے ایڈوائزر صاحب نے پچھلے دنوں بتادیا، میں نے اس وقت یہ بات اس لئے نہیں کی، میں Interrupt اس لئے نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس صوبے کے اندر بڑے Revolutionary steps ایجوکیشن کے لئے اٹھائے گئے ہیں، یعنی میرا ابھی یہ خیال تھا کہ یہاں Revolutionary steps اٹھائے گئے ہیں لیکن میں نے پچھلے سال بھی اکنامک سروے آف پاکستان پڑھا تھا اور اس سال بھی اکنامک سروے پڑھا ہے۔ پچھلے سال مجھے دو فگرز سامنے آئے تھے کہ آپ کا لٹریسی ریٹ Stuck ہے، وہ ایک جگہ کھڑا ہے اور جو آپ کا Net enrolment ratio ہے وہ بھی Stuck ہے، ایک جگہ کھڑا ہے، بلکہ وہ 16-2015 سے اندر نیچے چلا گیا ہے۔ اس سال دوبارہ مجھے اکنامک سروے آف پاکستان کو پڑھنے کا موقع ملا اور میں آپ کو ایک Shocking news بتاتا ہوں کہ اکنامک سروے آف پاکستان کے اندر لکھا ہوا ہے کہ خیبر پختونخوا لٹریسی ریٹ بلوچستان سے کم ہے، Shocking news, it`s less than Balochistan، اس لئے میرے لئے یہ بڑا Important ہے کہ اس ایڈ جرنمنٹ موشن کو آپ ایڈمٹ بھی کریں، اس پہ ڈیبیٹ بھی کریں اور میں حکومت کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کو Positively اس بات پہ ڈیبیٹ کریں یا اس کو کسی Positively سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر بھیجیں کہ ہمیں سکولز اور لٹریسی ڈیپارٹمنٹ بتائے کہ یہ جتنی بڑی Dropout ہوتی ہے اور یہ جو آپ کے لئے ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی کمی ہے، مڈل سکولوں کی کمی ہے، اس کے لئے آپ کا پلان کیا ہے؟ یعنی یہ تو حکومت کی ایمرجنسی آپ نے Declare کی ہوئی ہے، یہ تو آپ کی Top priority ہے اور یہ حکومت کی Top priority ہونی چاہیئے اور میرا خیال ہے اپوزیشن کو بھی اس کو سپورٹ کرنا چاہیئے اور حکومت کو بھی، (قطع کلامی) نہیں سر، میں بتانا چاہتا ہوں۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned Minister.

<u>جناب عنایت اللہ:</u> کہ اس کا جواب بھی دیں اور اگر جواب دینے کے بجائے اس کو ایڈمٹ کریں ڈسکشن اور ڈیبیٹ کے لئے اور اگر Lapse نہیں ہوتی ہے، سچی بات یہ ہے کہ اگر آپ اسمبلی کا اجلاس ختم کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں یہ ڈیبیٹ دوبارہ نہیں ہوتی، تو میرا خیال ہے کہ پھر آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر بھیجیں تاکہ وہاں اس پہ ڈیبیٹ ہو، ہمارا سکولز اینڈ لٹریسی ڈیپارٹمنٹ ہمیں اپنی اس رپورٹ کے اوپر بریف کرے۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, Mr. Ziaullah Bangash.

جناب ضیاءاللہ خان (مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم): جی جناب سپیکر، عنایت صاحب کا بھی شکریہ اور یہ میرے خیال میں یہ جو ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، یہ میرے خیال میں آج سے تقریباً چھ سات مہینے پہلے آپ کی یہ تھی اور اس پہ اس وقت بھی ہم نے بڑی تیاری آپ کے لئے کی ہوئی تھی اور اب تو ہم بہت آگے نکل چکے ہیں، جو آپ کی ابھی ایڈ جرنمنٹ موشن ہے اور جو آپ نے باتیں کی ہیں، اس سے صوبائی حکومت بہت آگے ہم کام کر چکے ہیں اور آپ کو تفصیل بھی ہم بتاتے ہیں کہ جو آپ نے ایشو یہاں پر Point out کیا ہے اور اس پہ ابھی بھی جناب سپیکر، اگر آپ کہہ دیں تو میں اس پر آپ کو ڈیٹیل ابھی آپ کو بتا دیتا ہوں کہ جی ہم نے Out of school children کے حوالے سے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے ابھی جو کام کئے ہیں اور ہم کہاں تک پہنچ چکے ہیں؟ تو اس پہ یہ ہے کہ تقریباً جو قبائلی اضلاع ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں تو یہ کل تعداد چھبیس لاکھ ہو گئی تھی، اٹھارہ لاکھ تو ہمارے صوبے کی تھی Out of school children اور قبائلی اضلاع کو ملا کر تو یہ تقریباً چھبیس لاکھ تھی اور پھر ہم نے ایک داخلہ مہم پورے صوبے میں چلائی اور میں ہر ضلع میں خود گیا، ہر جگہ پہ میں نے یہ Campaign launch کی اور قبائلی اضلاع سے اس کی ہم نے Launching کی، وزیر اعلیٰ صاحب گئے، ہمارے وفاقی منسٹر ایجوکیشن ان کو ہم نے خیبر بلایا، ضلع خیبر میں ہم نے اس کی Inauguration کی اور ہم نے اپنے لئے جو ٹارگٹ رکھا ہوا تھا، اس ٹارگٹ پہ اس دفعہ ہم نے تقریباً دس لاکھ بچے سکولوں میں Enroll کئے ہیں اور ساتھ ساتھ وہ باقی جو اقدامات ہم نے کئے ہیں کہ باقی جو بچے ہیں، ان کو کیسے ہم نے سکولوں کی طرف لے کر آنا ہے اور اس کے لئے کیا کیا اقدامات ہم نے کئے ہیں؟ تو مسئلہ ہمارے ساتھ یہ تھا کہ پرائمری کے بعد سیکنڈری لیول پہ ہمارے ساتھ Sitting capacity نہیں ہوتی تھی کہ جو بچے پرائمری سے پاس ہو کر وہاں پہ سیکنڈری لیول پہ جاتے تھے، وہاں پہ تو ایک یونین کونسل کی اگر میں مثال دوں تو ایک یونین کونسل میں تقریباً چار یا پانچ پرائمری سکول ہوتے ہیں اور مڈل یا ہائی سکول ایک ہی ہوتا تھا، تو وہاں پہ جو بچے یہاں سے پاس ہو کر وہاں جاتے تھے، تو Sitting capacity کا مسئلہ تھا، تو اس کے لئے ابھی ہم نے پلان دیئے، پھر ہم نے Last یہ پلان کیا کہ ابھی ہم نے اس کے لئے سیکنڈ شفٹ سٹارٹ کی ہے کہ جو سکول جہاں پہ مارننگ شفٹ پہ سکول پرائمری ہو گا تو سیکنڈ شفٹ میں اس کو Upgrade کر کے اسی سکول کو ہم مڈل کا درجہ دے رہے ہیں تاکہ جو بچے یہاں سے پاس ہو رہے ہیں، اسی سکول میں اس کو Sitting capacity کا جو مسئلہ تھا وہ یہیں پر ہم اس کو ایڈجسٹ کر لیں گے۔ دوسرا جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ کیا ہے کہ Rented school

ساتھ لے کر آرہے ہیں کہ اگر یہاں سے بچے مطلب پرائمری سے پاس ہوں گے اور وہ جو چھٹی جماعت میں جارہے ہیں، اگر اس سکول میں اس کو جگہ مل رہی ہے تو ٹھیک ہے، اگر بچے زیادہ ہو رہے ہیں تو ہم نے اس کے ساتھ Rented building بھی اس دفعہ Launch کی ہوئی ہے، تو ان بچوں کو Immediately ساتھ ہی وہاں پہ ان کو بلڈنگ دے کر اس کو Rented building میں شفٹ کر دیں گے اور وہاں پر ہم کمیونٹی سے نئے ٹیچرز لیں گے۔ جناب سپیکر، اگر اس کے بعد بھی بچے زیادہ ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ دونوں میں جگہ نہیں، تو پھر ہم نے یہ کیا ہے کہ ہم پبلک پرائیویٹ پاٹنر شپ میں جارہے ہیں اور جہاں پہ اس یونین کونسل میں یا اس ضلع میں پرائیویٹ سکول ہیں، تو ان بچوں کو جو Remaining بچے ہیں، ان کو اٹھا کر ہم MoU sign کریں گے پبلک پرائیویٹ پاٹنر شپ، پرائیویٹ سکولوں کے ساتھ اور ان میں وہاں پہ بچے Enroll کریں گے۔ تو ان شاء اللہ ہم نے جو اس دفعہ پلان کیا ہوا ہے تو اس میں ہم وہ تمام جو اٹھارہ یا سولہ لاکھ بچے ہیں، ابھی جو ہمارے ساتھ Remaining بچے ہیں تو ابھی ہم ستمبر اکتوبر میں ایک Drive، ہم دوبارہ سٹارٹ لے رہے ہیں اور اس میں ان شاء اللہ تمام صوبے کے جو ہمارے منتخب نمائندگان ہیں ہر ضلع سے، ان کو دوبارہ اس میں ہم اپنے ساتھ Involve کریں گے اور کوشش یہ ہوگی کہ جو سولہ لاکھ کا جو ٹارگٹ ابھی اس سال کا مزید ہمارے پاس رہتا ہے تو اسی میں ان بچوں کو ہم Enroll کریں گے اور جو Sitting capacity کا جو مسئلہ تھا، وہ بھی ہم نے آپ کو بتا دیا ہے کہ ہم سیکنڈ شفٹ میں بھی جارہے ہیں، Rented school project بھی ہمارے ساتھ ہے، ہم پبلک پرائیویٹ پاٹنر شپ بھی کر رہے ہیں تو ان شاء اللہ یہ سولہ لاکھ میں بھی ہم مزید بچوں کو Enroll کر کے جو Ratio ہے وہ بہت کم کریں گے ان شاء اللہ۔ جناب سپیکر، اس دفعہ ہم بڑی پلاننگ کے ساتھ جارہے ہیں اور جو ہمارے ساتھ روایتی جو پہلے طریقے تھے کہ جی بس وہ ایک Enrollment drive شروع ہو کر وہ سال میں ختم ہو کر نئے سال میں دوبارہ بچے زیادہ ہو جاتے تھے، تو اس کے لئے کچھ پلاننگ نہیں تھی، اس دفعہ ہم نے بڑی پلاننگ کی ہوئی ہے اور عنایت صاحب کو میں دوبارہ بتا رہا ہوں کہ ان شاء اللہ جس پلان کے ساتھ ہم جارہے ہیں، ابھی جو ہمارے ساتھ سولہ لاکھ کا جو ٹارگٹ ہے، اس کو بھی مزید At the end اس Year کے End میں اس کو ہم مزید کم کر دیں گے اور جو سکولوں میں Capacity کا مسئلہ تھا، وہ بھی ہم زیادہ کر رہے ہیں، ٹیچرز کی جو کمی تھی وہ بھی اس دفعہ ہم نے ساڑھے آٹھ ہزار ساڑھے نو ہزار ابھی ہم نے ایڈورٹائزمنٹ کیا ہے، بارہ ہزار کی مزید ہم نے Sanction کی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر،

قبائلی اضلاع کے لئے پانچ ہزار مزید ٹیچرز ابھی ہم اس کو Hire کر رہے ہیں، تو ایک پلاننگ کے ساتھ ہم جا رہے ہیں ان شاء اللہ اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہم مزید ریفارمز لے کر آ رہے ہیں اور اس سے ہمارا یہ مقصد ہے کہ جتنے بھی سرکاری سکولز ہیں، ان کو ہم Upgrade کر رہے ہیں، ان کو ہم ایک لیول تک لے کر جا رہے ہیں تاکہ جتنا پیسہ ہم سکولوں پہ لگا رہے ہیں، سرکار کا پیسہ ہے، سرکاری سکول ہیں اور ہماری زیادہ تر جو نوے پرسنٹ آبادی ہے وہ غریب ہے، تو کوشش میری یہی ہے کہ ہم اپنے تمام سرکاری سکولوں کو اس لیول پہ لے کر آئیں، اس میں Sitting capacity زیادہ کریں گے اور اس میں ابھی مزید دس ہزار جو بچے ہیں، دس ہزار سکول ہیں، ان کو ہم Early age education وہ بھی ہم سٹارٹ لے رہے ہیں، تو ان شاء اللہ بہت سارے Stuff کے ساتھ ہم Enter ہوئے ہیں، تو اگر اس میں آپ لوگ مزید چاہتے ہیں کہ اس کے علاوہ بھی مزید Clarity کی ضرورت ہو تو پھر جناب سپیکر، آپ بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں مشکور ہوں منسٹر صاحب کا اور انہوں نے جو بتا دیا کہ وہ یہ Steps لے رہے ہیں تو میں ان کو Appreciate کرتا ہوں اور بظاہر ان کے پلان بہت خوش کن لگتے ہیں لیکن پرابلم یہ ہوتا ہے کہ حکومتی پلان کاغذوں کے اندر بڑے زبردست ہوتے ہیں، ایک تو جو میں نے کہا کہ ہمارا لٹریسی ریٹ بلوچستان سے بھی کم ہے، اس پہ انہوں نے Respond نہیں کیا، یعنی وہ ہمارے لئے سچی بات ہے کہ جب ہمارے ہاں Comparison ہوتا ہے تو پنجاب اور سندھ ایک ساتھ چلتے ہیں اور ہم بلوچستان سے One step higher ہوتے ہیں، یعنی اس وقت تو ہم Competition میں پنجاب کے ساتھ ہیں، ہم اپنے آپ کو پنجاب کے ساتھ Compete کرتے ہیں، ان سے ہم اوپر جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اب تو Merged areas کے بعد ہمارا نمبر بھی بڑھا ہے، تو اس لئے اس پہ بھی میں چاہوں گا کہ اس پہ بھی بات ہو لیکن میرا جو بنیادی مسئلہ ہے، وہ یہ ہے کہ حکومتی پلان ہمیشہ پھر Implementation کے اندر Dilute ہو جاتے ہیں، وہ Dissolve ہو جاتے ہیں، وہ Implement نہیں ہو پاتے ہیں، اس لئے میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا اور وہ یہ کہ وہ کیسے ان چھ مہینوں کے اندر جو انہوں نے اقدامات اٹھائے ہیں، ان کو وہ کیسے Measure کرتے ہیں، ان کے ساتھ کیا پیمانے ہیں کہ وہ ان کو Measure کرتے ہیں؟ جو ٹارگٹ انہوں نے رکھے ہیں ان ٹارگٹس کو Achieve کرنے کے لئے جو Implementation ان کا پلان ہے، کیسے اپنے ٹارگٹ کے Achievement کو وہ Measure اور

مجھے چھ مہینے بعد اگر میں اس اسمبلی کے اندر دوبارہ اٹھوں گا تو منسٹر صاحب مجھے وہ پانچ چھ Indicators وہ پانچ پیمانے بتادیں کہ جن کی بنیاد پہ وہ مجھے کہیں گے کہ یہ ٹارگٹ میں نے Achieve کر لیا ہے، وہ پانچ چھ پیمانے مجھے بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں یہ ہاؤس کو Put کر دیتا ہوں، آپ ڈسکشن کے لئے چاہ رہے ہیں Detail discussion کے لئے ہاؤس کی جو رائے ہو گی، اس پہ ہم چلے جاتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جی ٹھیک ہے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the concerned adjournment motion may be discussed in the House? Those who are in favour it may say 'Ayes'

جو اس کے Favour میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں، جو کھڑے ہونا چاہتے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ جی ضیاء اللہ بنگش۔

مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، پہلے میں صرف یہ بتادوں کہ جو چیزیں، جو Steps ہم نے بتا دیئے ہیں، ابھی جو لٹریسی کے حوالے سے بات کی ہے تو وہ بھی میں بتا دیتا ہوں، اگر اس کے بعد بھی ایجوکیشن کے حوالے سے جتنی بھی ڈسکشن ہو گی، ہم اس کو Oppose نہیں کرتے لیکن جتنا میں نے یہاں پر Reply دیا ہے، اگر اس سے آپ مطمئن نہیں ہیں تو میں اس میں کیا کہہ سکتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی اگر آپ Oppose نہیں کرتے تو میں Detail discussion کے لئے بھیج دیتا ہوں۔ سیکرٹری صاحب، آپ Detail discussion کے لئے Date fix کریں۔

Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his adjournment motion No. 85. (Not present) it lapsed.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices': Ms. Samar Bilour Sahiba, to please move her call attention notice No. 375.

محترمہ ثمر ہارون بلور: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سب سے پہلے تو مسٹر سپیکر، میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ چار مہینے کے Gap کے ساتھ میرا کال اٹنشن نوٹس Pick ہوا ہے تو جو چیزیں لکھی ہوئی تھیں، ان میں

کافی آگے تک باتیں ہو گئی ہیں۔ ایک تو عاطف خان Has been very kind اور جو سکول In question ہے وہ انہوں نے Handover کر دیا ہے یا Agree ہو گئے ہیں کہ وہ Handover کریں گے واپس ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو۔ بنگش صاحب کے ساتھ میں نے اس سکول کے ریزلٹس بھی شیئر کئے تھے، میں نے اپنا کال اٹنشن نوٹس بھی شیئر کیا تھا، فرید بنگش جو ڈائریکٹر ایجوکیشن ہیں، وہ اب Repair اور Uplift board کے بارے میں ان کو Handover کیا گیا ہے لیکن اب ساری چیزیں Standstill پہ آ گئی ہیں، سکول کے اوپر کوئی کام شروع نہیں کیا گیا تو خود ہی بھاگ دوڑ کر کے ڈیپارٹمنٹ کے ڈی ای او کے ساتھ ہم نے ایک Separate جگہ دیکھی ہے جو ڈیپارٹمنٹ رینٹ پہ لے لے گا، اگر ایڈوائزر صاحب ذرا اس میں Interest لیں کہ ستمبر میں ان شاء اللہ بچے ایک نئے Branded premises میں جائیں اور مجھے ٹائم فریم بتایا جائے کہ میں حلقے میں جا کر کیا کہوں گی کہ کتنے ٹائم فریم میں یہ سکول Up and running ہو گا؟ کیونکہ آرکائیوز ڈیپارٹمنٹ نے اس کو Give over کر دیا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: جناب سپیکر، میڈم نے چونکہ پہلے بھی یہ کوئسچن اسمبلی میں کیا تھا اور اس پہ ہم نے اس کو Reply بھی دیا تھا، اس دفعہ ہم نے جتنے بھی سکول ہیں جن کی Reconstruction کی ضرورت تھی تو ان کو ہم نے Already اس دفعہ اے ڈی پی میں ہم نے ڈالا ہوا ہے، یہ سکول بھی ہے، صوبے کے باقی سکول بھی ہیں، تو ٹائم فریم کی جو بات ہے، تو وہ اس لئے بھی میں آپ کو ٹائم فریم نہیں دے سکتا کیونکہ ظاہری بات ہے کہ اس پہ ٹینڈرز ہونگے اور یہ سلسلہ جائے گا لیکن آپ اپنے حلقے کے جو لوگ ہیں، ان کو آپ اس طرح مطمئن کر سکتی ہیں کہ اس دفعہ یہ جو سکیم ہے وہ Already reconstruction کے لئے دوبارہ آئی اور اس اے ڈی پی میں ہم نے ایک ہیڈر رکھا ہوا ہے پورے صوبے کے لئے کہ جتنے بھی سکول ہیں جن کی Reconstruction کی ضرورت ہے تو وہ ہم نے ایک ہیڈر رکھا ہوا ہے تو یہ سکول بھی اس میں Include ہے اور صوبے کے باقی سکول جن کے ہم نے خود وزٹس کئے ہیں تو ان کو بھی ہم نے اس دفعہ Include کیا ہوا ہے، تو ان شاء اللہ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے تو ہم نے سارا معاملہ Okay کیا ہوا ہے جب ٹینڈر کے یہ سارے پراسیس ہو جائیں گے اور جب کام شروع ہو گا، تو وہ ہم ان کو بتا دیں گے کہ جی یہ کام شروع ہو گیا ہے اور وہ اس وقت آپ اس کو خود ہی دیکھ سکتی ہیں ان شاء اللہ۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: آپ ایسا کریں کہ جب اگست ستمبر میں نیو سیشن شروع ہو گا تو اس میں At least مڈل سکول ہے، وہ ایک نئی Rented premises میں جائے گا تاکہ پرائمری یا مڈل جو ہو وہ Separate ہو جائیں، Over crowding کی وجہ سے رزلٹ میں Seventy eight percent بچے سکول میں فیل ہوئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم: اس میں جناب سپیکر، Already میں نے اپنے ڈی ای او کو ہدایات دی تھیں کہ اگر اس سکول میں بچے بہت زیادہ ہیں تو ساتھ دوسری بلڈنگ دیکھ لیں Rented school کی، جو میں نے ابھی آپ کو بتایا، تو وہ اسی لئے ہم نے کیا ہوا ہے کہ اگر سکول زیادہ Over crowded ہو چکا ہے تو ایک نزدیک بلڈنگ دیکھ لیں اور وہاں پر جو مزید بچے ہیں ان کو وہاں پر لے جائیں اور ان کے لئے مارکیٹ سے ہم ٹیچرز Hire کریں گے۔ تو آپ لوگ ایک بلڈنگ دیکھ لیں اور ہمیں بتا دیں تو ہم ان شاء اللہ بچوں کو ستمبر اکتوبر تک ہم وہاں شفٹ کر دیں گے اور ڈیپارٹمنٹ اس پر Already کام کر رہا ہے اور ہم آپ کو ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے Reply دے دیں گے، ان شاء اللہ۔

Mr. Deputy Speaker: Satisfied?

Ms. Samar Haroon Bilour: Yes, but I will just request that the Minister take a little personal interest and expedite this issue.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Inayatullah, MPA, to please move his call attention No. 437.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع دیر بالا میں چند مہینے پہلے کتابوں کا ایک ٹرک سمگل ہوتے ہوئے پکڑا گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں ڈی او مردانہ وزنانہ دونوں ملوث ہیں، ان کے آپس کے لوگ ملوث ہیں۔ اس سے پہلے بھی وہ کتابیں سمگل کرنے میں ملوث رہے، وزیر صاحب محکمہ اینٹی کرپشن سے اس معاملے کی انکوائری کا حکم دیں۔

جناب سپیکر صاحب، پولیس نے ایک ٹرک پکڑا تھا، جب پولیس نے ٹرک پکڑا تو میں نے ڈی پی او سے بات کی، انہوں نے کہا کہ ہم اس میں انکوائری کر رہے ہیں اور مجھے بتا دیا گیا کہ اس سے پہلے بھی رات کی تاریکی میں اندھیرے میں بہت سے ٹرک جا چکے ہیں اور ان کو Cover کیا گیا، یعنی لکڑی کے ساتھ، درمیان میں ٹمبر بھی رکھا گیا تھا اور ان کو Cover کیا گیا تھا۔ پھر میں نے ٹیکسٹ بک بورڈ سے پوچھا کہ

بھائی آپ نے ان کو کچھ بتادیا ہے کہ یہ چیزیں جو ہیں یہ Dispose of کریں، جو پرانی Old books ہیں ان کو Dispose of کریں، انہوں نے کہا کہ ہم نے نہیں بتایا، پھر میں نے ڈی سی سے بھی پوچھا کہ اس کے کوئی ایس اوپیز موجود ہیں کہ Old books کو کیسے Dispose of کیا جاتا ہے؟ اس نے کہا کہ اس کے کوئی ایس او پیز بھی ڈیویلپ نہیں ہوئے ہیں۔ پھر میری ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے یہ Expectation تھی کہ تین چار مہینوں کے اندر وہ انکوائری کر کے اس کا کوئی نتیجہ نکالیں گے لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہاں پر بڑے پاور فل لوگ اس میں ملوث ہیں، تو اس کی Proper inquiry نہیں ہو رہی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ویسے بھی شفافیت اور میرٹ آپ کی حکومت کی پالیسی ہے، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں، آپ اس کو اینٹی کرپشن بھیج دیں، اس کی جو انکوائری ہو گی I will trust that inquiry ان شاء اللہ۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

<u>مشیر ،ابتدائی و ثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر، اہم مسئلہ ہے، اس پر پہلے یہ کہ Directly anti corruption کو ہم نہیں بھیجوائیں گے، پہلے میں اپنے محکمے کے ذریعے اس کی انکوائری کرلوں اور اس کے بعد جو بھی اس کے ریزلٹس آئیں گے تو Further اس پر ہم مزید ان شاء اللہ Proceed کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ضیاء اللہ بنگش صاحب، اس پر آپ اتنی زیادہ دلچسپی لیں کہ اسی طرح ایک واقعہ میرے ساتھ جو ایکس فاٹا کا وہاں پر ایک سکول تھا جو کہ گاؤں کا نام بقرء ہے، وہاں پر بھی ایسا ایک واقعہ ہوا تھا جس کے پرنسپل اور ہیڈ ٹیچر نے Books جو تھیں وہ کباڑی والے پر بیچ دی تھیں، تو اس کی بھی آپ Proper inquiry کروائیں، اس کے لئے میں نے ڈائریکٹر کو بھی لیٹر لکھا، ڈائریکٹر ایکس فاٹا جو تھا ان کو بھی لیٹر لکھا اور سیکرٹری صاحب کو بھی لکھا تھا لیکن ان کی طرف سے بھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں آیا تھا، تو آپ ان دونوں کو Club کریں اور اس پر انکوائری کریں جی۔

<u>مشیر ،ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی میں ان شاء اللہ ڈائریکٹر صاحب کی ذمہ داری لگاتا ہوں تاکہ ایک ہفتے میں یہ ساری رپورٹ ہمیں پیش کردیں، اس کے بعد جو بھی ہوگا ان شاء اللہ ہم ساتھ ساتھ کریں گے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: یہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے Through پوری انکوائری کرائیں۔ ضیاء اللہ بنگش صاحب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل ڈیپارٹمنٹ کے Through انکوائری کرائیں، اگر اس سے میں Satisfied نہیں ہوا تو پھر اس کو اینٹی کرپشن بھیج دیں لیکن I will request him to share the findings with me as soon as it is possible. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم: ایک ہفتے میں ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مائنز سیفٹی انسپکشن اینڈ ریگولیشن مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8: Honourable Minister for Mines and Minerals Development, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mines Safety Inspection and Regulation Bill, 2019, in the House. Honourable Minister for Mines and Minerals.

Mr. Amjad Ali (Minister for Mines and Minerals): Thank you, Janab Speaker. I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Mines Safety Inspection and Regulation Bill, 2019 in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون خیبر پختونخوا السائل والمحروم فاؤنڈیشن مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9: Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Lissail Wal Mahroom Foundation (Amendment) Bill, 2019, in the House. Minister concerned, Ziaullah Bangash Sahib.

Minister for Education: Janab Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Lissail Wal Mahroom Foundation (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون اسنشل پرسنز (رجسٹریشن) مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10: Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Essential Persons Registration (Amendment) Bill, 2019, in the House. Honourable Minister.

Advisor for Elementary & Secondary Education: Janab Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Essential Persons Registration (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سول سرونٹس مجریہ 2019ء کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 11: Mr. Ziaullah Bangash Sahib, to please move that Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once. Honourable Minister.

<u>Advisor for Elementary & Secondary Education:</u> Janab Speaker, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. اس میں امنڈمنٹس ہیں

Amendment in Clause 1 of the Bill: Mr. Inayatullah, MPA, to please move his amendment in clause 1 of the Bill.

<u>Mr. Inayatullah:</u> Sir, I beg to move that in Clause 1, for sub clause (2), the following may be substituted, namely:

“(2) It shall come into force from the financial year 2020-21.”

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Minister concerned.

<u>مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> جناب سپیکر، عنایت صاحب نے جو امنڈمنٹ پیش کی ہے، تو حکومت نے جو فیصلہ Already کیا ہوا ہے تو اس امنڈمنٹ کے ساتھ ہم Agree نہیں ہیں۔ حکومت کو Already جو سروسز ہیں وہ Still ہم چاہ رہے ہیں کہ وہ Continue رہیں، تو اس کی امنڈمنٹ کے ساتھ ہم Agree نہیں ہیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Noes’ have it. The motion is dropped. Amendment in Clause 2 of the Bill: First amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Inayatullah, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in clause 2, in paragraph (a), for the words 'fifty five' the word 'fifty' may be substituted.

سر، میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں، اس پر آگے بھی میری امنڈمنٹ ہے، ان دونوں کو Club کر کے میں اپنے دلائل ہاؤس کے سامنے دینا چاہتا ہوں اور I want these arguments and my arguments are part of the record، میں اس امنڈمنٹ کو میڈیا کے لئے بھی لا رہا ہوں اور میرے جو دلائل ہیں وہ ریکارڈ کی درستگی کے لئے میں میڈیا کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں، میں آپ کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ حکومت کے ساتھ میجارٹی ہے اور حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وہ اس کو پاس کر رہے ہیں، وہ کسی Saint advice کو مجھے پتہ ہے وہ ایڈمٹ نہیں کرے گی، وہ اس کو تسلیم نہیں کرے گی لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ دل پر ہاتھ رکھ کر میرے دلائل کو سنیں اور میں ٹریژری بنچز سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ میرے دلائل سنیں اور میرے دلائل کا جواب بھی دیں اور مجھے پتہ ہے وہ دلائل Defeat ہو جائیں گے کیونکہ آپ کے ساتھ میجارٹی ہے۔ وہ پروین شاکر کا ایک شعر ہے کہ:

؎ میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو آپ کی Liability آپ سمجھتے ہیں کہ Sixty three years تک آپ ریٹائرمنٹ کو لے جائیں گے تو آپ سمجھتے ہیں کہ اس سے آپ کے پاس ایڈیشنل ریونیو، پیسے آ جائیں گے، بچت ہو جائے گی؟ جناب سپیکر، یہ آپ کو کس اکانومسٹ نے بتایا ہے کہ آپ کے پاس پیسے بچت ہو جائیں گے، مجھے حیرانگی ہے یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اندر آپ کے بڑے جو Competent لوگ ہیں لیکن وہ بڑی سچی بات کرتے ہیں کہ آپ کی Liability تین سال کے لئے Defer ہو جائے گی اور جب آپ کی Liability defer ہو جائے گی تو تین سال تک وہ Accumulate ہو گی، And your pension bill will swell آپ کا جو پنشن بل ہے وہ بڑھ جائے گا، وہ کم نہیں ہو گا اور تین سال بعد جناب سپیکر صاحب، تین سال بعد اگر آپ اس وقت ایک سو روپے ایک آدمی کو دے رہے ہیں تو تین سال بعد آپ ان کو ایک سو تیس روپے دیں گے کیونکہ وہ Defer ہو گی، ان کو Annual increments لگیں گے، ان Annual increments کے بدلے میں آپ ان کو پیسے دیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، جو آپ کی یہ امنڈمنٹ، یہ بجٹ سپیچ میں بھی یہ بات آ گئی تو میں نے باہر جا کر Youth سے اور نوجوانوں سے بات

کی تھی، تو آپ تو Youth کے Representative ہیں، نوجوانوں نے آپ کو ووٹ دیا ہوا ہے، آپ نوجوانوں کو کیوں بے روزگار کر رہے ہیں؟ اور میں نے بتادیا تھا کہ اس صوبے کے اندر آئندہ پانچ چھ سالوں کے اندر آپ ساٹھ ستر ہزار لوگ نوکریوں سے محروم کریں گے، آپ کی Economy slow down ہو رہی ہے، اس وجہ سے آپ کے لاکھوں کی تعداد میں نوجوان بے روزگار ہوئے ہیں، تو آپ اس صوبے کی بے روزگاری میں اضافہ کریں گے۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جو اس وقت آپ کے سول سروسز ریفارمز کے اوپر مرکز کے اندر ایڈوائزرز، سپیشل اسسٹنٹ ٹو پرائم منسٹر ڈاکٹر عشرت حسین کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی تھی، NCGR, National Commission for Government Reforms، اس NCGR کی وہ رپورٹ اب ایک کتاب کی شکل میں بھی شائع ہو چکی ہے اور "دی نیوز" اخبار میں اس کی ایگزیکٹیو سمری بھی کالم کی صورت میں آئی تھی، اس میں انہوں نے ریٹائرمنٹ کی Age وہ پچپن سال Recommend کی تھی کہ آپ ریٹائرمنٹ کی (عمر) پچپن سال رکھیں اور جناب سپیکر صاحب، یہ مجھے بتائیں کہ جب آپ یہ Implement کریں گے تو جو فیڈرل اور پراونشل ایمپلائیز ہیں اور فیڈرل ایمپلائز جو آپ کے ہاں Deputation پر ہیں، ان اندر کے جو Disparity آئے گی، اس Disparity کو آپ کیسے Cover کریں گے؟ جناب سپیکر صاحب، آپ Fresh blood کا راستہ روک رہے ہیں، اس کے لئے آپ کیا راستہ نکالیں گے؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بتائیں کہ یہ جو ایک قانونی سوال ہے، منسٹر صاحب اس کا جواب مجھے دے دیں کہ Can you change unilaterally the ToRs of a man with whom you have signed a contract? آپ نے ایک آدمی کے ساتھ یہ Contract sign کیا ہوا ہے کہ اس کی ریٹائرمنٹ ساٹھ سال پر ہوگی اور پچیس سال اپنی سروس کے مکمل کرنے کے بعد وہ کسی بھی وقت ریٹائرمنٹ کی Application دے سکتا ہے، آپ نے لوگوں کو اس بنیاد پر بھرتی کیا ہوا ہے، تو کیا آپ ان سے پوچھے بغیر Unilaterally ان کا سروس کنٹریکٹ کو Revoke کر سکتے ہیں؟ یہ لوگ آپ کے خلاف عدالتوں میں جائیں گے کیونکہ آپ لوگوں کی سروس، میرا خیال تھا کہ In service لوگ اس کے حق میں ہونگے، میں نے گریڈ انیس کے آفیسر سے پوچھا، وہ کہتے ہیں کہ اس سے تو ہماری پروموشن کے راستے بلاک ہونگے، یعنی In service لوگ بھی آپ کے اس اقدام پر سخت نالاں ہیں، صرف جو اس وقت In the age of retirement ہیں وہ لوگ بڑے خوش ہیں، وہ چند لوگ ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، یہ لوگ آپ کے خلاف کورٹس کے اندر جائیں گے کہ آپ Unilaterally کسی کا کنٹریکٹ Through

an Act of the Assembly چیلنج کر سکتے ہیں؟ یہ Fundamental rights کے Against ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو پی ایم ایس اور پی اے ایس کے درمیان Field postings کیلئے Apportionment formula ہے، اس کا پھر کیا Status رہے گا، اس کو آپ کیسے آگے چلائیں گے، اس کو کیسے آپ Re-visit کریں گے؟ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب یہ بھی بتائیں کہ آپ تین سال کے اندر کیا پلان رکھتے ہیں کہ آپ Additional resources کیسے Add up کریں گے اور سپیکر صاحب، یہ بھی بتائیں کہ یہ جو Cushion create ہو گا، یہ منسٹر صاحب بتائیں، Space create ہو گا، یہ Space کو آپ کہاں خرچ کریں گے؟ میرا نہیں خیال یہ آپ کا عارضی Space create ہو گا، تین سال بعد Accumulated جس طرح آپ نے بی آر ٹی کا Loan لے لیا، آپ نے دوسرے Loans لے لئے اور اس صوبے کے اندر آپ نے ایک بوجھ بڑھا دیا، تین سال بعد ایک اور بوجھ آپ Add up کر رہے ہیں، یہ میں تاریخ کی، ریکارڈ کی درستگی کیلئے یہ باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ منسٹر صاحب ان کا جواب بھی دیں اور مجھے پتہ ہے کہ End میں آپ کہیں گے کہ اس پر ڈیبیٹ نہیں کرتے، پھر آپ اس کو ہاؤس میں ووٹ کیلئے Put کریں۔ Thank you very much.

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned.

مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب، تاسو اودریږئ جی چې شگفته ملک صاحبه پرې خبرې اوکړی، بیا تاسو جواب ورکړئ جی۔ شگفته ملک صاحبه۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی مننه سپیکر صاحب، ما خو یو دا ده چې په دیکښې زما امنډمنټ وو خو هغه پته نه لګی چې په هغه ورځ باندې، یو خو مونږ ته دا پته نه لګی چې دوه ورځې اوښائی، په هغې کښې د چھټئی ورځ هم حسابوی، نو په یو ورځ کښې چې امنډمنټس Submit کړو بیا وائی دا لیټ دی او دا نیمه ګھنټه مخکښې دی او لس منټه، نو دا د اسمبلئ د طرف نه چې کومې مسئلې راځی دا پکار ده چې تاسو حل کړئ۔ په دیکښې جی زما چې کوم امنډمنټ وو، هغه ما وئیلے وو چې پکار ده چې د دې چې کوم ریټائرمنټ دے Fifty eight years هغه دې Fifty eight years شی، ګوره جی مونږه دلته یو طرف ته خو دا خبره

کوۀ چې مونږه د ځوانانو د روزګار خبره کوۀ، د ځوانانو چې کوم ایجوکیشن دے د هغې حوالې سره د هغې مطابق هغوی ته د هغوی د میرټ بنیاد، د روزګار خبره کیږی، بل دلته کښې تاسو دا درې کاله زیات کړل جی، یو خو دا خبره ده چې کوم ځوانان چې هغه Already خپل ایجوکیشن مکمل کړی، د هغوی د روزګار، نو دغه خلق تاسو Stop کړل، نو دا درې کاله چې کوم تاسو دا ترسټهـ سال کړو نو دغه کسان چې کوم ریټائر کیږی نو د هغوی خو بیا دومره Stamina هم نه وی، زما په خیال خو پکار دا ده چې هغه خو د اټهاون په Age کښې ریټائر شی او هغوی دې آرام اوکړی ځکه چې دا Further کیږی نو دغه حال به وی چې کوم تاسو ګورئ چې نن سبا زمونږه بیوروکریسی کوی لګیا ده۔ بل دا ده جی مونږه Overall کتلی دی، په دیکښې به Tussle راځی په جونیئر او سینیئر افسرانو کښې، ظاهره خبره ده چې سینیئر افسر چې دے هغه به په مخه ځی او د جونیئر چې کوم د پروموشن ایشوز دی، هغه به مخې ته راځی، نو په دیکښې به ستاسو په کار به هم ډیر Hurdles راځی۔ ډیپارټمنټس چې دی هغې کښې به دا ایشوز دومره زیات شی چې څنګه نن سبا تاسو ګورئ چې په Daily basis باندې Protests روان دی، نو دغه ایشو چې ده نو دا به هم ډیره زیات شی۔ بل دا ده جی چې دا کوم درې کاله دوئ وئیلی دی نو دا درې کاله پس به دوئ څه کوی؟ آیا تاسو سره داسې څه جادو دے چې درې کاله پس به ستاسو دا صوبه چې ده دا به دومره زیاته ترقی اوکړی چې تاسو به درې کاله پس دې خلقو ته، نو دا ایشوز ډیر زیات دی، پکار خو دا ده چې دا سلیکټ کمیټئی ته لاړ شی، په دې باندې Proper discussion اوشی ځکه چې که دا ترسټهـ سال، د عنایت صاحب خبره زه بالکل سیکنډ کوم او په دې باندې Already خلق عدالت ته روان دی۔ دا ایشو به ډیره زیاتیږی او ځوانان چې دې دا به جی ډیر زیات Discourage شی او دا صرف زمونږ د پاره نه دی، دا ستاسو د حکومت د پاره، ځکه چې زیاته خبره تاسو د ځوانانو کړې ده، تاسو د ځوانانو د روزګار وعدې کړې دی، نو تاسو ته به دا ایشو ډیره زیاته راځی۔ نو زما خو دا ریکویسټ دے چې دا کم از کم تاسو سلیکټ کمیټئی ته ریفر کړئ چې په دې Proper ټهیک ټهاک ډسکشن اوشی۔ مننه

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

مشیر ،ابتدائی وثانوی تعلیم : جناب سپیکر، اس پر جو عنایت صاحب نے بات کی اور شگفتہ ملک صاحبہ نے بات کی، تو عنایت صاحب نے پہلے ہی اپنی پہلی بات میں یہ ساری چیزیں ختم کر دی تھیں لیکن خیر وہ تو ڈسکشن ہے، تو ہم بھی اس کے ساتھ ڈسکشن کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، ماشاء اللہ ہمارے فنانس منسٹر صاحب Dynamic personality ہیں۔ سی ایم صاحب اس صوبے کو بہت زبردست طریقے سے چلا رہے ہیں، تو ظاہری بات ہے کہ اگر ہم نے یہ ساری چیزیں کی ہوئی ہیں تو اس کے پیچھے ہم نے بہت زیادہ کام کیا ہے، یہ نہیں ہے کہ ہم گھر سے اٹھے اور ہم نے یہاں پر Implement کر دیا ہے، اس کے پیچھے ہم نے بہت سارا کام کیا ہوا ہے، ہم نے ایک ایک چیز کو چیک کیا ہے اور ہم نے یہ بھی چیک کیا ہے کہ ہم اس صوبے کیلئے کتنی Saving کر سکتے ہیں؟ اور رہی بات نوجوانوں کی، تو ظاہری بات ہے کہ جتنا آپ نوجوانوں کیلئے سوچ رہے ہیں اس سے زیادہ ہم ان کے لئے سوچ رہے ہیں اور صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اگر میں آپ کو بتادوں تو ساڑھے نو ہزار پوسٹیں ابھی اور بارہ ہزار مزید ہم نے Create کر دی ہیں، یہ تو ایجوکیشن میں صرف اس سال بیس سے پچیس ہزار پوسٹیں Create ہوئی ہیں۔ اس طرح ہیلتھ میں Create ہوئی ہیں، تو ہم جابز بھی Create کر رہے ہیں، ہم صوبے کیلئے بچت بھی کر رہے ہیں، ہم صوبے کیلئے تمام معاملات کر رہے ہیں، تو ان شاء اللہ وزیراعلیٰ صاحب اور فنانس منسٹر صاحب نے جو بھی یہ اقدام کیا ہے تو ظاہری بات ہے صوبے کے مفاد میں کیا ہو گا، صوبے کے عوام کے مفاد کیلئے کیا ہو گا۔ باقی سر، جو امنڈمنٹ ہے تو اس سے حکومت Agree نہیں کرتی، جو بھی ہمارا بل ہے تو ہم اسی کے مطابق چلیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: اس پر فنانس منسٹر صاحب بڑے قابل آدمی ہیں اور چیف منسٹر صاحب بھی بڑا Positively صوبے کیلئے سوچتے ہیں، تو اس لئے وہ جو چیز بھی اسمبلی کے اندر لاتے ہیں، اس پر دلائل آپ مت دیں اور اس پر Arguments آپ مت دیں اور بغیر کسی Argument کے اور حکومت ہمارا جواب دیئے بغیر اس کو وہ منظور کرے، یہ آپ کے فنانس منسٹر صاحب اتنے قابل آدمی ہیں تو آپ کے پنجاب کے فنانس منسٹر نالائق آدمی نہیں ہیں، آپ کے مرکز کے جو فنانس منسٹر صاحب ہیں، عبدالحفیظ شیخ صاحب، وہ اتنے نالائق نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے اس سے زیادہ قابل ہے اور اگر اس سے زیادہ قابل نہیں ہے تو آپ اس فنانس منسٹر کو پھر مرکز کے اندر بٹھادیں اور آپ کے پرائم منسٹر صاحب اس سے نالائق نہیں ہیں،

وہ اس سے بھی زیادہ قابل ہیں، اس لئے پھر آپ ان کو مشورہ دے دیں کہ آپ مرکز میں بھی یہ کام کریں اور پنجاب میں بھی یہ کام کریں اور پورے پاکستان کے اندر یہ لاگو کریں کہ اگر یہ اچھا ہے، وہ ادھر نہیں کر رہے ہیں اور آپ کے عشرت حسین صاحب اس کے مخالف ہیں، وہ اس کے خلاف دلائل دے چکے ہیں، اس کے خلاف رپورٹ کر چکے ہیں اور ہاں وہ پچپن سال Recommend کر چکے ہیں اور آپ اس کو اپنے ہی ان امور کے جوایڈوائزر ہیں، اس کو Oppose کر رہے ہیں۔ دیکھیں، نہ فنانس منسٹر صاحب عقل کل ہیں اور نہ چیف منسٹر صاحب عقل کل ہیں، یہ اسمبلی اس کے Acts legislative powers ہیں، اس کا ایک Domain ہے اور یہاں ہم دلائل دیں گے اور آپ ہمارے دلائل کا جواب دیں گے، مجھے یہ جواب نہیں دیں گے کہ وزیراعلیٰ صاحب صوبے کیلئے بڑا اچھا سوچتے ہیں اور یہ جواب نہیں دیں گے کہ جو فنانس منسٹر ہیں وہ بڑے قابل آدمی ہیں، اس لئے مجھے جواب دے دیں جو میں نے آپ کو سوالات اٹھائے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

<u>مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)</u>: جناب سپیکر، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر، میرے خیال میں عنایت صاحب نے اپنی بات تو کر لی ہے لیکن ہماری بات وہ سنتے نہیں ہیں، یہی مسئلہ ہے، ہم نے یہ کہا کہ یہ جو کام یا جو صوبے کے مفاد کیلئے جو چیزیں ہوتی ہیں، وہ ایک دن میں یا ایک رات میں نہیں ہوتیں، اس کیلئے پوری Working ہوتی ہے، پوری ایک ٹیم بیٹھی ہوئی ہے اور جو بھی اس صوبے کیلئے کام ہوتا ہے وہ پوری جان مغز کر کے یہ ساری چیز اس کے بعد آتی ہیں۔ دوسرا اہم اپنے صوبے کے ذمہ دار ہیں، مرکز میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، وہ مرکز کو دیکھ رہے ہونگے، پنجاب میں اگر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ پنجاب کو دیکھ رہے ہیں، پنجاب کی جو Scenario ہے وہ پنجاب کی ہے، ہم صوبے کو دیکھ رہے ہیں، صوبے میں جو کام ہو رہا ہے، تو میرے خیال میں بہت ہی زبردست کام ہو رہا ہے اور فنانس منسٹر اور چیف منسٹر کا میں نے اس لئے کہا کہ وہ صوبے کو بڑے نپے تلے انداز میں دیکھ رہے ہیں اور صوبے کو آگے لیکر جا رہے ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ انہوں نے جو کام کیا ہو گا وہ صوبے کے عوام کے مفاد کیلئے کیا ہو گا، تو کیبنٹ نے بھی اس کی منظوری دی ہوئی ہے، کیبنٹ میں بھی اس پر بڑی سیر حاصل بحث ہوئی، تو اس کے بعد ہی ہم نے اس کو Approved کیا ہے، تو جناب سپیکر، باقی سر، آپ کے حوالے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب کے بعد آپ بات کر لیں۔ اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان(وزیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ میرے بھائی عنایت صاحب نے عقل کل کی بات کی، پنجاب کی بات کی، فیڈرل گورنمنٹ کی بات کی، بار بار عدالتوں کا ذکر کیا گیا، جناب سپیکر، یہ ان کا حق بنتا ہے، جس عدالت میں جانا چاہے ان کا حق بنتا ہے لیکن اس صوبے کا جو سپریم ادارہ ہے وہ عدالت نہیں ہے وہ یہ ہاؤس ہے (تالیاں) اور ہماری میجارٹی کی بات کی گئی، تو جناب سپیکر، بالکل آج ہم میجارٹی کا استعمال بھی کریں گے اور بتائیں گے کہ میجارٹی کا ہمیں لوگوں نے جو Confidence پاکستان تحریک انصاف کو دیا ہے 2018 کے الیکشن میں، تو اس پالیسی کے پیچھے جس طرح میرے بھائی بنگش صاحب نے بتایا ہے، سینکڑوں سیشنز ہوئے کیبنٹ میں، اس کو بار بار ڈسکس کیا گیا ہے، یہ نہیں کہ Over night ہم نے صبح اٹھ کر ہم نے کہا کہ ساٹھ سے ترسٹھ کر دیں، جناب سپیکر، تقریباً Seventy five to eighty billion rupees تین سال میں صوبے کو بچت ہو گی اور یہ بات بھی درست نہیں ہے کہ تین سال بعد ہمیں seventy five to eighty billion سارا دینا پڑے گا جو Early retirement کی Age ہے پچیس سے تیس کی گئی ہے، اس میں Billion of rupees کی صوبے کو بچت ہے جی، بچت ہے اور جناب سپیکر، ایک چیز بار بار اٹھائی جاتی ہے کہ پروموشنز میں جونیئر آفیسرز اس سے Affect ہونگے، جناب سپیکر، Age of retirement بڑھنے سے ضروری نہیں ہے وہ پروموشن کو Affect کریں، ہم اس کے لئے Measures لیں گے اور Make sure کریں گے کہ کسی آفیسر کی Promotion Affect نہ ہو، ہم گورنمنٹ جس وقت چاہے، گورنمٹ کے پاس Prerogative ہے، اس ہاؤس کے پاس طاقت ہے، ہم اس کو استعمال کر سکتے ہیں، ہم گریڈ سترہ والے کو گریڈ اٹھارہ دے سکتے ہیں، ضروری نہیں ہے اوپر والا ریٹائرڈ ہو گا، تو ہم نے گریڈ اٹھارہ دینا ہے۔ جناب سپیکر، یہ اس صوبے کے حق میں ہے، یہ جو Seventy, eighty billion rupees کی Saving ہو گی، یہ بار بار چند ہزار لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں ان کی Seventy eighty billion rupees investment ہو گی خیبر پختونخوا کی Economy میں اور اس Investment کے ذریعے چالیس سے پچاس ہزار Jobs create ہو نگی۔ جناب سپیکر، میری ان سے یہی ریکویسٹ ہے اور آج یہ بھی ایک تاریخی دن ہی کہ پاکستان میں پوری دنیا میں پوری دنیا میں Average age limit بڑھ رہی ہے، پاکستان میں بھی بڑھ گئی ہے، یہ

ہمارے Experienced لوگ ہیں، ان کا ہمیں اس صوبے کے لئے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جناب سپیکر، میری ان سے ریکویسٹ ہے کہ آج یہ اپنی امنڈمنٹ واپس لے لیں اور ہمارے ساتھ تعاون کریں اور اس بل کو ہم پاس کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، عنایت اللہ صاحب نے اور شگفتہ ملک صاحبہ نے جو باتیں کی ہیں، میں بالکل ان کو سیکنڈ بھی کرتی ہوں اور ساتھ ہی میں آپ کے توسط سے اکبر ایوب صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر سپریم ادارہ ہے تو جب یہ کہتے ہیں کہ عدالتیں سپریم نہیں ہیں، ہمارا ادارہ سپریم ہے، میں مانتی ہوں، ہمارا ادارہ سپریم ہے، تو پھر جب کوئی ایسی بات ہوتی ہے کہ جو عدالت کے اندر ہوتی ہے تو پھر آپ کہتے ہیں کہ جی یہ معاملہ عدالت میں ہے، اس کو یہاں پہ ڈسکس نہ کریں، تو پھر اس کو کیسے آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا جو یہ ادارہ ہے تو یہ سپریم ہے؟ جب معاملہ عدالت کے اندر ہوتا ہے تو اس کو یہاں پہ ڈسکس نہیں کر سکتے، تو پھر آپ اپنے آپ کو کیسے سپریم کہتے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ پروموشن کیسے انہوں نے جیسے کہا کہ یہ ہماری مرضی ہے کہ ہم سترہ کو اٹھارہ گریڈ دے سکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس سے بالکل، اور یہ کہتے ہیں کہ چند ہزار لوگوں کی بات ہے تو جناب سپیکر صاحب، لائنیں لگ جائیں گی، عدالتوں میں لائنیں لگیں گی، اب جب گریڈ سترہ کا ایک آدمی ہوگا اور آگے گریڈ اٹھارہ کا آدمی جو ہے وہ 83 پہ بیٹھا ہوگا اور خود یہ اسمبلی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ جو ہے پی ٹی آئی کی چیف منسٹر صاحب، پی ٹی آئی کے وزیر خزانہ صاحب خود عمران خان صاحب کی تقریروں کی نفی کر رہے ہیں کہ جب وہ کھڑے ہو کر اپنے ہر دھرنے میں، اپنے ہر جلسے میں یہ کہتے تھے کہ میں تو سول سروس کے لئے پچپن سال کی عمر کروں گا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے وزیر اعلیٰ کی بھی نفی کر رہے ہیں، آپ اپنے سپریم کمانڈر کی بھی آپ نفی کر رہے ہیں اور صرف ایک KP میں آپ یہ قانون لا رہے ہیں، باقی کہیں بھی قانون نہیں ہے۔ تو اس کو میرے خیال میں باقی جو صوبے ہیں وہ اس کو نہیں مانیں گے۔ باقی آپ کی مرضی ہے، آپ میجارٹی میں ہیں اور آپ نے یہ کہہ دیا کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں، تو ظاہر ہے جن کے پاس میجارٹی ہوتی ہے وہ خدا کرے کالے کو سفید کہہ دے، سفید کو کالا کہہ دے، اس میں تو کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا، جیسے ہم لوگ سٹینڈنگ کمیٹیز میں کوئی چیز نہیں بھجوا سکتے، لوگ کسی سلیکٹ کمیٹی میں کوئی چیز نہیں بھجوا سکتے جبکہ آپ ہی کی کرسی نے ہمیں باہر جب بھیجا، تو ہمیں یہ پتہ چلا کہ جب تک بل

کمیونٹی کے لئے Open ہوتا ہے پھر اس کے بعد وہ سلیکٹ کمیٹی کے پاس جاتا ہے اور کہیں جا کر ایک سال کے بعد وہ بل منظور ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، کیا ہو رہا ہے، یہاں پہ راتوں رات بلز بنتے ہیں اور صبح منظور ہو جاتے ہیں۔ تو یہی ہماری گزارشات ہیں، باقی آپ میجارٹی میں ہیں، آپ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، اشتیاق ارمڑ صاحب، پھر آپ بات کر لیں۔ عنایت اللہ صاحب، آپ فائنل بات کریں، مختصر بات کریں، پھر میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، ایک تو بات ہے کہ اکبر ایوب صاحب کو یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ یہ ہاؤس Constitution سے اوپر نہیں ہے، یہ Constitution سے سپریم نہیں ہے، Constitution کے اندر Fundamental rights ہیں، یہ ہاؤس کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتا ہے جو Fundamental right کے خلاف ہو، آپ نے کسی بندے کے ساتھ ایک کنٹریکٹ Sign کیا ہوا ہے، آپ Unilaterally اس کو اس ہاؤس کے ذریعے سے بلڈوز کر رہے ہیں، آپ اس کو Violate نہیں کر سکتے ہیں، ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے پتہ ہے کہ یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اندر بیوروکریٹس کی تجویز کیا ہوا ہے، یہ نہ چیف منسٹر کا ہے اور نہ فنانس منسٹر کا ہے، I personally know it کیونکہ اس کے اندر کوئی Collective wisdom نہیں ہے اور یہ بات بالکل غلط ہے Liability آپ کی Defer ہو گی، آپ کے میرے ذمے روپے ہیں، آپ کے میرے ذمے سو روپے ہیں اور آپ اس کو تین سال بعد دے رہے ہیں اور ہر سال مجھے کہتا ہے کہ میں آپ کو اینکریمنٹ دوں گا، تو یہ Liabilities swell ہو گی، یہ پنشن زیادہ ہو گی یا کم ہو گی؟ یہ دلیل ہی کمزور ہے لیکن آپ اگر دلیل کو نہیں مانتے ہیں اور اس کو بلڈوز کرنا چاہتے ہیں آپ کی مرضی، اس کی ہمیں کیا، آپ Put کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ہاؤس کو Put کر رہا ہوں۔

The motion before the house is that the amendment, move by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Noes’ have it; the amendment is dropped. Second amendment in clause----

جناب عنایت اللہ: سر، ووٹ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Ayes والے کھڑے ہو جائیں، کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی Noes والے کھڑے ہو جائیں، کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: Ayes والے اگر بیٹھ جائیں وہ Counting کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تو Noes والے تینتیس (33) ہیں اور Ayes والے سات ہیں،

So, the amendment is dropped. Second Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Inayatullah, MPA, to move his second amendment in the clause 2 of the Bill.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in clause 2, paragraph (b), for the figure '63' the figure '58' may be substituted.

اور میں احتجاجاً اس پر دلائل نہیں دیتا۔

(تالیاں)

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم): سر، ھاؤس تہ ئے Put کړئ، بس ھغوی خہ او نہ وئیل کنہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ جواب تو دیں۔

(تالیاں)

مشیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جب دلائل ہی نہیں ہیں تو جواب کیا؟

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, move by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it; the amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original clause 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, original clause 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون سول سرونٹس مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Mr. Ziaullah Bangash Sahib, to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Ziaullah Bangash (Advisor for Elementary & Secondary Education): Janab Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed.

(Applause)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسز عائشہ بانو صاحبہ۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ عائشہ بانو: سر، مائیک پلیز، اچھا ٹھیک ہے، جناب سپیکر صاحب، Rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution.

Mr. Deputy Speaker: Is it desire of the House that rules 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member to move her resolution? Those who are in favour may say 'Ayes' and those who are against may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

قراردادیں

محترمہ عائشہ بانو: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ This is a joint resolution ان میں سے Signatories ہیں اکبر ایوب صاحب، ارشد ایوب صاحب، حمیرا خاتون بی بی، بابر سلیم سواتی صاحب، روی کمار، وزیر زادہ صاحب۔

محترم سپیکر صاحب، "ہر گاہ کہ بڑے ہسپتالوں کے مین گیٹ تنگ اور اس کے دائیں بائیں ہر طرف تجاوزات ہوتے ہیں جس سے مریضوں اور ان کے لواحقین کو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے میں ایمر جنسی سروسز مہیا کرنے والے تمام بڑے ہسپتالوں کے مین گیٹ کے دائیں اور بائیں طرف بیس سے تیس فٹ تک داخلی دروازے پر جگہ خالی چھوڑی جائے اور ہسپتال کے ایمر جنسی گیٹ کے سامنے کسی بھی قسم کی پارکنگ کی اجازت نہ دی جائے تاکہ ایمر جنسی کی صورت میں مریضوں اور ان کے لواحقین کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ہسپتال انتظامیہ کو اس بات کا بھی پابند بنایا جائے اور احکامات پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ ریزولیوشن اس لئے پیش کی گی کہ اکثر ایمر جنسی گیٹ کے سامنے ریڑھیاں، تانگیں اور گاڑیوں کو Park کرنے کے لئے لوگوں نے ناجائز پارکنگ کی اجازت دی ہوتی ہے، میں اسمبلی سے اور حکومت سے یہ ریکویسٹ کروں گی کہ اس کے اوپر سختی سے پابندی کی جائے اور اس کے اوپر Complete ban لگایا جائے تاکہ کسی بھی قسم کی ایمر جنسی کی صورت میں، کسی بھی مریض کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ان کے لواحقین کے لئے بھی آسانی ہو۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اشتیاق ارمڑ صاحب آپ Reply کریں گے۔

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات وجنگلات وجنگلی حیات):</u> جناب سپیکر، بالکل عائشہ بی بی نے بالکل صحیح کہا ہے کہ ہمارے اکثر ہاسپیٹلز کے سامنے جو ایمر جنسی گیٹ ہیں، ادھر ان کے سامنے رکشے بھی ہوتے ہیں، ان کے سامنے ٹیکسیاں بھی کھڑی ہوتیں ہیں، ہر قسم کے وہاں پہ جو Conjunction ہوتی ہے، تو میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ بالکل یہ صحیح کہہ رہی ہیں اور ہمیں بالکل اس چیز کو سپورٹ کرنا چاہیئے تاکہ وہاں پہ، ابھی ہیلتھ منسٹر نہیں ہیں لیکن میں ان کو بھی یہ کہہ دوں گا اس کی جگہ میں ان شاء اللہ یہ بات کروں گا، یہ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں کہ وہاں پہ بالکل ایمر جنسی گیٹ یا کوئی بھی ایسی جگہ ہو جہاں پہ کسی کو ٹائم نہ ملے اور ایمر جنسی میں کوئی ہو، تو میرے خیال میں یہ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں اور میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں بلکہ پورا ان شاء اللہ جو ہمارا جو ہال بیٹھا ہوا ہے، یہ بھی اس سے Agree کرے گا کیونکہ وہاں پر یہ ایک مشکل سیچویشن ہے، اگر ایمر جنسی میں کسی کو لے جائیں اور خدانخواستہ ان کو جگہ نہ ملے، راستہ نہ ملے تو اس کی وجہ سے جو پرابلمز Create ہوں گے، جو پہلے بھی ہوا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے، میرے خیال سے اس پہ ایکشن لینا چاہیئے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ تو آپ ویسے بھی پاس کرواسکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جب Usually سڑکوں پہ بھی ایمبولینس جب آتی ہے تو ہر بندہ اس کو راستہ چھوڑ دیتا ہے، ایمرجنسی کے سامنے جتنے بھی لوگ کھڑے ہوتے ہیں وہ اپنے بچوں کے لئے، پہلے ہی آپ لوگ روزگار تو چھین چکے ہیں، دس روپے کی روٹی پندرہ روپے کی اور پندرہ روپے کا نان وہ بیس روپے کا ہو چکا ہے، تو جناب سپیکر صاحب، وہ ریڑھی والے جو کہ باہر کھڑے ہوتے ہیں، ظاہر ہے کہ ایمبولنسز کو راستہ ہر بندہ دیتا ہے، ریڑھی والے کو چھوڑیں ایک عام مسافر بھی اس کو جگہ دیتا ہے، تو میں یہ نہیں سمجھتی ہوں کہ وہاں سے اگر لوگوں کو ہٹایا جائے گا تو یہ ان کا روزگار چھیننے کا معاملہ ہے، یہ ان سے رات کو وہ بچوں کے لئے، تو وہ کیا کریں گے؟ کیا وہ دہشت گرد بنیں گے یا وہ کسی کرائم میں مبتلا ہونگے؟ جب ایسے ہی ہم لوگ روزگار چھینتے رہیں گے اور ایسے ہی سب کچھ کرتے رہیں گے یا تو ان کو متبادل جگہ دی جائے اور یا پھر ان کے لئے کوئی ایسا سسٹم بنایا جائے کہ جہاں سے جو لوگ ہوتے ہیں کیونکہ آپ کے ہاسپیٹلز میں وہ سلسلہ نہیں ہے کہ اندر کنٹین میں وہ لوگ کھانا پینا کر سکے یا باہر کوئی ایسا سسٹم نہیں ہے کہ جہاں پہ ہوٹل ہے کہ وہاں پہ جا کر وہ لوگ کھانا کھا سکیں۔ انہی ریڑھیوں سے اور انہی لوگوں سے کوئی فروٹ لے لیتا ہے، کوئی اور چیز لے لیتا ہے۔ تو میری تو یہ Submission ہے، باقی آپ کیونکہ میجارٹی میں ہیں، جیسے آپ بل بلڈوز کر دیتے ہیں اس کو بھی بلڈوز کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتیاق ارمڑ صاحب۔

وزیر ماحولیات و جنگلات و جنگلی حیات: جس طرح نگہت بی بی نے کہا، میں اس پہ Agree اس لئے نہیں کر رہا ہوں کہ دس یا بیس فٹ سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اگر وہاں سے کوئی ہٹ جائے اور ہم نے یہ پلان بھی کیا ہے کہ جتنے ہمارے چارٹاؤن ہیں، ان میں ایسی جگہ ہم Create کریں، پہلے ان کو Facilitate کریں، بالکل آپ صحیح کہہ رہی ہیں کہ جہاں ریڑھی والے کھڑے ہوتے ہیں ان کے لئے ہم پہلے جگہ پیدا کریں لیکن جو دس فٹ یا بیس فٹ سے اگر ایمرجنسی گیٹ کھلتا ہے، تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Sumaira

جی سمیرا شمس صاحبہ۔

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب، میری بھی ایک ریزولیوشن ہے، جوائنٹ ریزولیوشن ہے، ان پہ Signature ہیں سلطان محمد خان، لاء منسٹر صاحب، اشتیاق ارمڑ صاحب، منسٹر فار انوائرمنٹ، نگہت اورکزئی صاحبہ، عنایت اللہ خان صاحب، عائشہ بانو صاحبہ، آسیہ اسد صاحبہ اور عائشہ نعیم صاحبہ۔

ہر گاہ کہ یونیورسٹیز سے فارغ التحصیل طلباء کو اپنی ڈگری سے متعلق عملی تجربے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ انہیں روزگار کے مواقع ملنے میں آسانی ہو سکے، اس مقصد کے پیش نظر ان طلباء کے لئے انٹرن شپ پروگرام کا آغاز کرنے کی اشد ضرورت ہے، چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ گریڈ سترہ اور اوپر کے سرکاری افسران اور منسٹرز اپنے متعلقہ اداروں میں ان طلباء کو انٹرن شپ فراہم کریں، نوجوان طلباء کی صلاحیت اور قابلیت سے نہ صرف ان کو فائدہ ہوگا بلکہ طلباء کو بھی سیکھنے کا موقع ملے گا۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ ہر سرکاری گریڈ سترہ اور اوپر کے افسران اور منسٹرز پر لازم کیا جائے کہ وہ فریش گریجویٹس کو اپنے دفاتر میں انٹرن شپ کے مواقع مہیا کریں۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, to reply.

وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات: جناب سپیکر، یہ بالکل صحیح بات کی ہے، جتنے بھی ہمارے نوجوان نکلتے ہیں جو ایجوکیشن کمپلیٹ کر لیتے ہیں، ان کو انٹرن شپ کی ضرورت ہوتی ہے، ان کا ٹائم ضائع ہوتا ہے، وہ اور Activities میں چلے جاتے ہیں، تو میرے خیال میں سمیرا شمس نے یہ بہت ہی اہم نکتہ اٹھایا ہے، بالکل میں اس کے ساتھ Agree بلکہ پورا ہال اس کے ساتھ، کیونکہ ہمارے جو نوجوان ہیں اگر اس طرح بے روزگار پھریں گے اور ان کو ہم مصروف نہیں رکھیں گے تو کسی اور طرف چلے جائیں گے، جس طرح نشہ کا ایک وہ چل رہا ہے، آئس کا چل رہا ہے، کوئی اور چل رہا ہے، ان سب کو مدنظر رکھ کر بالکل صحیح کہا ہے، میں اور جو ہمارے دوست ہیں، ان شاء اللہ اس کی بھرپور سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Ms. Asia Khattak Sahiba.

Ms. Asia Saleh Khattak: Thank you, Mr. Speaker Sahib. My resolution is signed by the Law Minister, Sultan Muhammad Khan and the convener for SGDs (Sustainable Development Goals), Arif Ahmad Zai, Ishtiaq Ahmad, Minister for Forest and Minister for C &W.

Mr. Speaker, according to the data shared by the Gun Policy Organization, the estimated total number of the guns both illicit and held by civilians in Pakistan in 2017 is 37 crore, 91 lac, 07 thousand. The data reflects that the number of licensed guns` owner in Pakistan by the year 2014 is reported to be 35 lac, 02 thousand, 08 hundred and 43. The available data according to the media report is twenty million fire arms, both legal and illegal, exist in Pakistan. Out of population two hundred millions, only seven millions possess registered fire arms in the Pakistan, 116 individual out of every thousand possess fire arms, making it sixth in the world for the gun ownership. The homicide rate is 7.3 per one lac. Statistics reflect that the number of registered guns in Pakistan by the year 2007, is reported to be six crore and while the unregistered and unlawfully held guns cannot be counted, but in Pakistan there is a classification of the word small, medium and major fire arms manufacturers. Pakistan was ranked medium and number of unregistered and unlawful weapons in 2007, estimated to be 37 crore, 91 lac, 07 thousand. The above data does not include the fire arms used by the security forces and defense personnel. Ending gun violence is also last component of the 2030 agenda of sustainable development goals and ambitious road map of seventeen concrete goals, intended to end poverty, protect the planet and ensure prosperity of all.

This House resolves that the concerned authority, according to the Khyber Pakhtunkhwa, Surrender of Illicit Arm Act, 2014 should form a mechanism for the surrender of illicit arms and make reduce easy access to dangerous weapons and increase the penalty of possessing illegal arms to ten years impression* (imprisonment is actual word) , anti gun campaigner says,

جناب سپیکر، یہ آج کل دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں جو دہشتگردی یاواردات یاقتل وغارت اس انتہاء تک پہنچ چکی ہے کہ انسان کی زندگی کی کوئی قدر نہیں رہی اور اکثر ان میں سے Unregistered guns ہوتے ہیں یا Unregistered weapons ہوتے ہیں جو کہ Easily accessible ہیں Specially ہمارے پراونس میں، تو اس کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ایسا Mechanism develop کیا جائے جس میں ان کو پہنچنے کی آسانی نہ ہو اور وہ آسانی سے اس کو خرید و فروخت نہ کر سکے، کھلے عام نہ ہو سکے۔

(عصر کی اذان)

<u>محترمہ آسیہ صالح خٹک</u>: تو ہماری Anti gun campaigner کی یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ جو Penalties ہیں، وہ بھی بڑھادی جائیں اور ایسا Mechanism develop کیا جائے کہ جس سے یہ جو Illegal weapons کی ارسال وترسیل ہے اس کو Limited کر دیا جائے تاکہ انسانیت کے لئے ہم اس کو بروئے کار لا سکیں اور انسانیت کو اہمیت دے سکیں کیونکہ کچھ بھی انسانیت سے اوپر نہیں۔ تھینک یو جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned Minister, to respond. Ziaullah Bangash Sahib.

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: جناب سپیکر، آج لگ رہا ہے کہ Women Day ہے، اتنا کچھ لایا جارہا ہے اسمبلی میں، تو آسیہ خٹک نے بہت زبردست یہ پیش کی اور میرے خیال میں لاء منسٹر کے ساتھ اس پر ڈسکشن ان کی ہوئی ہے، تو اگر وہاں سے Okay ہے تو میرے خیال میں کوئی مسئلہ نہیں۔ سر، Okay کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منسٹر لاء صاحب کے Signature ہیں اس لئے میں اس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The resolution was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it; the resolution is passed unanimously. Mr. Ravi Kumar Sahib.

<u>جناب روی کمار</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن ہے، خیبر پختونخواہ اسمبلی میں جو ہماری Parliamentary minorities کے حوالے سے یہ ریزولیوشن میں نے جمع کی ہے اور اس پہ Sign

کئے ہیں ہمارے لاء منسٹر سلطان محمد خان صاحب نے، سینیئر منسٹر محمد عاطف خان صاحب نے، سردار حسین بابک صاحب، عنایت اللہ صاحب، اکرم خان درانی صاحب، سردار رنجیت سنگھ، محترم وزیر زادہ صاحب، شاہ محمد وزیر صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، شیر اعظم وزیر صاحب اور لیاقت علی خان صاحب نے۔ ریزولیوشن یہ ہے:

This august House unanimously recommends that the Provincial Government shall form a Parliamentary Minority Caucus of Khyber Pakhtunkhwa Assembly, comprising the honourable Members, on seats reserved for non Muslims and any honourable Member wishing to join.

The aim of the Parliamentary Minority Caucus is to enhance the role of law makers from reserved seats for non Muslims in the parliamentary business; to promote inclusivity in the laws and policies by recommended legislation and policies for eradication of all forms of discrimination which are against the Constitution of Pakistan; to adequate for revision of all discriminatory laws which are against the fundamental rights and provisions of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan; to work for the introduction of regulatory framework in the province on human rights, including the rights of the minorities to raise awareness and sensitize the honourable Members of the Provincial Assembly on the issues related to minorities; and to adequate in the Provincial Assembly for allocation of special funds in the annual budget for the uplift and socio economic well being of minorities.

جناب سپیکر، جس طرح اسمبلی میں پارلیمنٹری وویمن کاکس کام کر رہا ہے اور وہ Different issues کو بہت اچھے طریقے سے جیسے Domestic Violence Bill تھا، ابھی پچھلے دنوں PC (Pearl Continental Hotel) میں ایک سیمینار ہوا تھا Child Marriage Restrain Bill کے حوالے سے، اسی طرح Minority Caucus بھی ہونا چاہیئے جو کہ کام کر سکے اسمبلی کے بزنس کو چلانے کے لئے، For example ہمارے جو فیملی لاز ہیں، یہ بہت ہی Complex ہیں، پیچیدہ لاز ہیں جن میں Christian Laws ہیں، ہمارے سکھوں کے لاز ہیں اور Hindu Marriage Act جو کہ نیشنل اسمبلی سے پاس ہوا ہے، اس کے رولز آف بزنس بنانے ہیں، تو اس میں ہم تمام ایم پی ایز کو بیٹھنا چاہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے اور ایم پی ایز ہیں، پچھلے دنوں ہماری وویمن پارلیمنٹری کاکس سے

بھی میٹنگ ہوئی تھی، تو ہمیں چاہیئے کہ ہم بیٹھ کر ان لاز کو فائنل کریں اور پھر اسمبلی میں لائیں اور اس کو پاس کریں لیکن یہ یینارٹی کا کس اس کے لئے بہت زیادہ ضروری ہے تاکہ ہم بھی یینارٹیز کے حوالے سے اسمبلی بزنس کو Smoothly چلا سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورنمنٹ کی سائیڈ سے، ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

مشیر، ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، یہ Purely related ہے اسمبلی کے ساتھ، تو جس طرح ویمن کاکس بنایا گیا ہے تو میرے خیال میں اگر یینارٹیز کے حوالے سے یہ لوگ ڈیمانڈ کر رہے ہیں تو آپ کے ساتھ ایک میٹنگ ان کی ہو جائے اور سیکرٹری صاحبان اس میں ہوں، تو میرے خیال میں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: روی کمار صاحب، آپ نے سپیکر صاحب کے ساتھ یہ ڈسکس کیا ہے؟

جناب روی کمار: جی جی، ان کے ساتھ ڈسکس ہوا تھا، تو اسی لئے اسمبلی میں ریزولیوشن لے کر آیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح کر لیں کہ میرے ساتھ آپ ڈسکس کر لیں، اس کو پھر بعد میں لے لیتے ہیں، آپ ڈسکس کر لیں۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آنریبل سپیکر صاحب سے میں اس ہاؤس کے وساطت سے یہ قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ یہ صوبائی ایوان صوبائی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے پرزور سفارش کرے کہ پشاور لاہور اور لاہور سے پشاور تک روزانہ Basis پر ایک فلائٹ چلائی جائے کیونکہ اس سے بہت سے مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور خاص طور پر ان مسافروں کو کہ اگر کوئی بیمار ہے یا کیونکہ یہاں سے ڈھائی گھنٹے کا سفر ہوتا ہے پھر ڈھائی گھنٹے سے آگے اگر لاہور کے لئے جانا ہے، تو لاہور کی فلائٹ لینی پڑتی ہے، تو اس پر بہت ٹائم لگتا ہے، تو میرا خیال ہے کہ اگر اس کو Unanimously پاس کرایا جائے کیونکہ یہ ہمارے سے Related بھی نہیں ہے، یہ ہم نے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے، تو اگر اس کو آپ ہاؤس میں Put کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورنمنٹ کی سائیڈ سے اشتیاق ارمڑ صاحب۔

سید محمد اشتیاق (وزیر، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): بالکل سپیکر صاحب، نگہت بی بی نے بالکل صحیح کہا، کئی دفعہ یہاں جو ہمارے تاجر حضرات تھے، جو ہمارے Patients تھے جو لاہور کے لئے جاتے، ان کو یہ Facilities available نہیں ہیں۔ پہلے یہ تھا لیکن بالکل آپ صحیح کہہ رہی ہیں کہ یہاں سے

اسلام آباد جانا پڑتا ہے، وہاں سے فلائٹ لے کر پھر لاہور جانا پڑتا ہے تو بالکل نگہت بی بی صحیح کہہ رہی ہیں، ہم Agree کرتے ہیں کہ یہاں سے بھی ہو تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The resolution was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Dr. Asia Asad Sahiba, to move her resolution

Dr. Asia Asad: This resolution is jointly signed by Ishtiaq Urmar Sahib, Minister for Environment, Fazl Hakeem Sahib, Inayatullah Sahib, Arshad Ayub Sahib, Akbar Ayub Sahib, Babar Saleem Swati, Asia Khattak and Ms. Ayesha Bano.

جناب ڈپٹی سپیکر: جو آپ نے مجھے دیئے ہیں، اس میں باقی نام نہیں ہیں۔

محترمہ آسیہ اسد: سر، وہ میں دے دونگی۔

The Khyber Pakhtunkhwa Assembly, through this resolution, acknowledges that plastic bags are detrimental to the environment, as they do not fully degrade in our lands and water bodies, therefore, introduce unsafe chemical in the environment. The plastic bags are used expansively, and the method of its disposal creates litter and an impediment to environmental waste reduction. The alternative to plastic bags is seed infused paper or cloth and jute bags. His use of seed infused paper bags are biodegradable and cause no pollution.

The House resolves to take required measures to replace plastic bags with made of environmental -friendly biodegradable materials. This House accents and encourages the relevant stake holder's i.e Provincial Government, civil society, electronic and print media to work together to spread awareness for eradicating plastic bags, in order to promote green and healthier environment.

سر، اس میں میں ایک بات Add کرنا چاہونگی کہ ہماری حکومت Already اس پہ بہت کام کر رہی ہے اور Alternate to plastic ایک ایسی چیز ہے جو ہم پرانے زمانے میں بھی گھروں میں استعمال کرتے تھے، جیسے کپڑے کے تھیلے اور اس طرح کی چیزیں، تو I think وہ بہت Important ہے کہ ہم اس

کو Encourage کریں اور اس کے لئے Public awareness بہت زیادہ ضروری ہے اور سپیکر صاحب، ایک اور بات جو میم نگہت نے کہی کہ جس طرح سے ائرپورٹس پہ Plastic wrap کیا جاتا ہے Around the luggage، تو It`s adding further plastic to environment تو میں تو اس بات کو آگے لے کر جانا چاہونگی کہ ہمیں یہ Use ہی نہیں کرنا چاہیئے، Wrap کرنا۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر آسیہ اسد صاحبہ، بالکل اس میں۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: سر، اسی سلسلے میں میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، میں بات کرلو پھر اس کے بعد، میں بات کرتا ہوں، پلاسٹک کے بیگز کے حوالے سے ڈاکٹر آسیہ اسد نے کافی کام کیا ہے اور انہوں نے کافی سیمینارز کئے ہیں، ایک KMC میں کیا ہے اور کافی Active ہیں، تو ہم سب ایم پی ایز کو ان کا ساتھ دینا چاہیئے اور اس صوبے میں ہم نے مثال قائم کرنی چاہیئے کہ ہم اس میں آگے ہیں ان شاء اللہ۔ عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جو میڈم نے قرارداد لائی ہے، ہم نے اس پر اس لئے دستخط کر دیئے کہ حکومت کا Priority area بھی ہے اور Important بھی ہے، بہت زیادہ Important ہے، اس اسمبلی کے اندر اس سے پہلے بھی ڈیبیٹ ہو چکی ہے۔ میں آپکی توجہ ایک دوسرے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو اسی سے Related ہے۔ میں نے اس پلاسٹک بیگز کے حوالے سے اور جو پلاسٹک واٹر کے بوتل ہیں، اس کے حوالے سے اس اسمبلی کے اندر میں ایک کال اٹنشن نوٹس لے آیا تھا اور میرے جواب میں اس وقت عاطف خان صاحب نے مجھے جواب دیا تھا اور اس میں میں نے یہ کہا تھا کہ WHO جو جتنے بھی پلاسٹک بوتل واٹر بوتل ہیں Across the board یعنی West کے اندر اس کی سٹڈی کی گئی، اس کو وہ صحت کے لئے مضر Declare کر چکے ہیں، اس کے اندر پلاسٹک پارٹیکلز ہیں اور یہ کینسر کو پھر Cause کرتے ہیں اور پھر پاکستان کے اندر جو Clean drinking water اور Safe drinking water ہے، اس وقت میں نے کہا تھا، مجھے اب بھی وہ فگر یاد ہے کہ بیس فیصد لوگوں کو They have access to safe drinking water اور پچاس فیصد سے زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ جن کی Clean drinking water تک Access نہیں، اس پہ میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ آپ سلیکٹ کمیٹی بنائیں اور حکومت نے Importance کو نظر میں رکھتے

ہوئے میرا جو نکتہ تھا وہ Accept کیا ہوا تھا، پھر میں نے جا کر اپوزیشن کے ساتھ Consultation کی اور اس سلیکٹ کمیٹی کی چیئر پرسن شپ ہم نے شہرام خان جو کہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر ہیں، اس کو حوالہ کی تھی اور Rule 83 کے تحت میں نے اس کے لئے موشن بھی پیش کی ہوئی تھی اور اس کے بعد وہ کمیٹی Notify نہیں ہو سکی۔ یہ آپ کا Priority area ہے، مجھے پتہ ہے فیڈرل گورنمنٹ کا بھی Priority area ہے، عمران خان کے Vision کا بھی حصہ ہے، صوبائی حکومت کا بھی Priority area ہے، میں ریکویسٹ کرونگا کہ اس سلیکٹ کمیٹی کو آپ Notify بھی کریں اور اس کے مطابق پھر آگے کام بھی چلائیں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں تقریباً کوئی ایک ہفتہ پہلے جب دیکھ رہی تھی، تو یہ پلاسٹک بیگز کے بارے میں 2015 میں بھی یہاں پہ میں نے قرارداد کے ذریعے اٹھائی تھی لیکن پھر اس پہ عمل درآمد نہیں ہو سکا لیکن آپ کی گورنمنٹ جو فیڈرل گورنمنٹ ہے، انہوں نے Already اس پہ ایکشن لیا ہوا ہے اور انہوں نے چھ مہینے کا ٹائم دیا ہے کہ تمام پلاسٹک بیگز کو ختم کیا جائے اور جو ختم نہیں کریگا اس پہ باقاعدہ طور پہ Penalty لگے گی لیکن چونکہ اچھی قرارداد ہے، اس کے علاوہ میں عنایت اللہ صاحب کو بھی سیکنڈ کرتے ہوئے یہ بات کرتی ہوں کہ پلاسٹک بیگز کے ساتھ ساتھ اس کا جو پلاسٹک بوتل ہے، یعنی دونوں چیزیں ایک ہی طرح کی ہیں کہ وہ بھی مطلب جلدی ختم نہیں ہوتی ہیں، چاہے سالوں سال پڑی رہیں، تو ان کو بھی اس میں اگر کر دیا جائے، اس کے ساتھ Club کر دیا جائے یا سلیکٹ کمیٹی اگر اس پہ بنائی جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ ایک بہترین عمل ہوگا کیونکہ اس سے جو ہمارے ندی نالے ہیں یا جو ہمارے دوسرے مطلب دریا ہیں یا جو بھی ہے، ان میں یہ برے طریقے سے زہر پھیل رہا ہے اور اس کے جلانے سے جو ایک دھواں اٹھتا ہے وہ کینسر کا سبب بنتا ہے، تو اس کو ضرور اور اس پر آپ کی فیڈرل گورنمنٹ کر رہی ہے، مجھے نہیں پتہ کہ آپ کی صوبائی گورنمنٹ اس پہ کام کر رہی ہے یا نہیں کر رہی ہے؟ لیکن فیڈرل گورنمنٹ کام کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتیاق ارمڑ صاحب۔

سید محمد اشتیاق (وزیر، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): جناب سپیکر، یہ پچھلا جو ہمارا Tenure تھا، اس میں بھی ہم نے کام شروع کیا تھا لیکن اس طرح نہیں تھا، اس دفعہ جو ہماری کمیٹی بن گئی تھی، بلکہ کیبنٹ

میں اس کو ڈسکس کیا گیا تھا اور اس میں ہم نے ایکشن لینا بھی شروع کیا۔ نگہت بی بی، آپ کو پتہ ہوگا، اگر نہ ہو تو آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ہم نے کہیں پر جو انڈسٹریز یہاں پر شاپر بنا رہی تھیں، اس کو ہم نے Sealed کی ہیں، جتنے بھی ہمارے کمشنر حضرات تھے، ہمارے ڈی سی صاحبان ہیں، ان کو بھی پتہ ہے، ان کے جو علاقے ہیں ان میں بھی ہم نے ان کو انفارمیشن دی ہے کہ اس کے لئے بالکل Zero tolerance، کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہ برتی جائے، اس پہ ایکشن لیا جائے اور اس پہ ایکشن لے بھی رہے ہیں اور جس طرح میرے خیال میں سب کو پتہ ہوگا، اخبارات میں بھی آپ دیکھ رہے ہونگے کہ اس پہ کئی دفعہ ہماری Negotiation ہو گئی، ہماری ان کے ساتھ جو تاجر حضرات ہے، ان کے ساتھ ہم بیٹھ گئے اور ان کی کئی باتیں ہم نے مانیں لیکن آخر میں ہم اس نتیجے پہ پہنچے کہ اس پہ کوئی Negotiation اس کے بعد نہیں ہوگی اور میرے خیال میں سی ایم صاحب نے خود اس پہ نوٹس لیا ہے۔ اس کے ساتھ میں جس طرح عنایت اللہ صاحب نے بتایا کہ شہرام خان بالکل جو سوات کا جو ہمارا ریور ہے، اتنا Polluted ہو گیا ہے، اتنا گندا ہو گیا ہے، اس پہ بھی ڈپٹی کمشنر حضرات کو ہم نے کہا ہے کہ سوات میں جو ریور ہے، ہمارا دریائے سوات ریور، اس میں جو سیوریج کا پانی جا رہا ہے، اس کے خلاف بھی ہم نے ایکشن لیا، یہاں پشاور کے اندر جو سیوریج کا پانی نہروں میں گرتا ہے، اس کے بھی خلاف لیکن اس سے یہ ہوا کہ ہمارے پاس کوئی Alternate کوئی وہ نہیں تھا کہ اس پہ جو گھروں سے پانی نکل رہا تھا، اس کو ہم Adjust ہی نہیں کر رہے تھے کہ کس طرف جائے؟ تو پانی گھروں میں واپس جا رہا تھا، تو ساری چیزیں ہمارے فوکس میں ہیں اور ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے اس دفعہ اس پہ بالکل ہمارا Zero tolerance ہے اور ہم جائیں گے، ہر آخری حد تک جائیں گے اور یہ جو یہاں پہ اور بھی چیزیں بہت زیادہ ہیں، جس طرح Bottles کی بات کی عنایت صاحب نے، یہ بھی صحیح کہہ رہے ہیں، اس طرح ہاسپیٹلز کے اندر جو Wastage ہے، اس پہ بھی ہم کام کر رہے ہیں، تو انوائرونمنٹ کے لئے First time یہاں پہ Environmental tribunal بن گیا، پہلے ہم عدالت میں جاتے تھے، وہاں سے ان کو جرمانہ پڑتا تھا، کوئی پانچ ہزار، کوئی چھ ہزار لیکن ابھی ہم نے خود یہاں سے ہمارا اپنا Environmental tribunal جس میں بھاری جرمانے لگتے ہیں اور اس کی وجہ سے یہ ہماری جو انتظامیہ ہے، وہ بھی ایکشن میں ہے، تو ہماری توجہ اس پہ بالکل ہے اور ہمارا فوکس ہے، ان شاء اللہ اس پہ اور بھی کام کریں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، وہ کمیٹی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، اس کا میں نے پتہ کیا ہے جی، وہ سپیشل کمیٹی بن گئی تھی لیکن اس پہ جو ٹائم تھا وہ ٹائم اس کا Expire ہو گیا ہے، تو لہذا دوبارہ آپ نے ریکویسٹ کرنی ہے، اس کو Review کریں تو Review کرنے کے لئے۔ وقار احمد خان صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، ستاسو په توسط وزیر جنګلات صاحب ناست دے، یو دوه، درې مسئلې دی، تاسو موقع راکړه ماله د خبرو، په دې 2017 کښې دې هاؤس یو کمیټی جوړه کړې وه د ځنګلاتو د مالکانه حقوقو په باره کښې، هغې کمیټۍ خپل سفارشات هم دغه کړی دی او دلته کښې ئے پیش کړی وو، چونکه اوس داسې حالات هلته کښې روان دی په هغه غریزه علاقه کښې چې د فارسټ اهلکار ځی هلته کښې او Marking کوی او هلته ئے هغه خلقوسره جنګ جهګړې شروع کړې دی، نو زما ستاسو په توسط وزیر جنګلات صاحب ته دا خواست دے چې د هغه کمیټۍ په هغه سفارشاتو باندې عمل اوشی او یا دې هغه خلقو ته د مالکانه حقوقو متعلق څه خبره اوکړے شی چې دغه تشویش د لاء اینډ آرډر دا مسئله چې جوړیږی چې دا ختمه شی۔ جناب سپیکر صاحب، دویمه خبره جی وزیر تعلیم صاحب ناست دے، په یولسم کښې داخلې شروع شوې دی، همیشه زمونږ په سوات کښې ماشومان چې دی دا د داخلو نه محرومه وی، نو ستاسو په توسط زما وزیر صاحب ته دا خواست دے چې هلته کښې کالجونو ته او هغه هائر سیکنډری سکولونو ته خصوصی هدایات جاری کړئ چې یو ماشوم هم د داخلونه محرومه نشی ځکه چې زمونږ فوکس هم تعلیم دے نو هلته کښې همیشه ماشومان بیا د میرټ په وجه باندې محرومه وی، نو چې څوک ماشومان هم د هغې نه محرومه پاتې نه شی جی او دریم دغه مې دا دے جی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو د دوه خبرو یا د درې خبرو اجازت غوښتلے وو۔

جناب وقار احمد خان: او د ریم دا دے چې زمونږ تحصیل کبل د آبادئ په لحاظ باندې ډیر غټ دے او په هغې وجه دا د صوبائی سره تعلق نه ساتی جی، خو ستاسو په توسط تاسو ته دا ریکویسټ کومه چې تاسو جی د بجلئ چیف ایگزیکټیو ته واپډې ته دا هدایت ورکړئ چې هلته کښې زمونږ یو 'فیډر ون ' دے چې په هغې کښې چوبیس چوبیس گهنټې بجلی نه وی، دا کوم گرډ چې منظور شوے دے چې په هغې فوری طور کار شروع کړی، د تحصیل کبل او کوم' فیډر ون' هغه دلته کښې هغه کاغذات چې راغلی دی، هغه په پلاننگ کښې پراته دی چې په هغې فوری طور کار شروع کړی او هلته کښې دا د بجلئ دا مسئله چې ده چې دا فوری حل شی۔ ستاسو ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتیاق ارمڑ صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ توان کو Reply کر دیں تو پھر آپ۔۔۔۔۔

وزیر، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات: نلوٹھا صاحب، بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب: بس میں بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، یہ بات کر لیں جی۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، آج بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج مشیر فارسٹ کافی عرصے کے بعد اسمبلی میں تشریف لائے ہیں، چونکہ یہ بلین ٹریز میں بہت زیادہ مصروف ہیں، ان کے کافی معاملات وہاں پہ لگے ہوئے ہیں، تو اس دن بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں، لائق محمد خان صاحب نے میرے حلقے کے حوالے سے ایک پوائنٹ اسمبلی میں اٹھایا تھا کہ فارسٹ کے کوئی اٹھائیس کنال سے زیادہ اراضی، وہ جی ڈی اے نے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے، شاید منسٹر صاحب کے نوٹس میں ہو، تو یہ پوائنٹ ہم نے Raise کیا تھا کہ ایک محکمہ دوسرے محکمے کو ضرور اپنی زمین دے سکتا ہے لیکن اس کا قانونی راستہ اپنایا جاتا ہے، تو منسٹر صاحب ذرا یہ وضاحت کریں کہ ان کی مرضی سے وہ اٹھائیس کنال اراضی، وہ جی ڈی اے اس کے اوپر قبضہ کر رہا ہے یا زبردستی قبضہ کر رہا ہے اور کیوں قبضہ کر رہا ہے؟ اس کے لئے جو مقامی گلی ڈویژن کا ڈی ایف او صاحب ہے اور ان کے سٹاف نے Stay بھی غالباً عدالت سے لینے کی کوشش کی ہے، ابھی پتہ نہیں

کہ ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے؟اور منسٹر صاحب یہ بھی وضاحت کردیں کہ یہ جی ڈی اے جو قبضہ کررہا ہے، یہ کسی کے کہنے پہ کررہا ہے، کسی حکومتی منسٹر یا کسی زور آور شخصیت کے کہنے پر وہ اٹھائیس کنال زمین فارسٹ کی لے رہے ہیں؟اور اس میں میری معلومات کے مطابق وہاں پہ فارسٹ کا ایک ریسٹ ہاؤس بھی ہے، اس کے اوپر بھی قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور جو فارسٹ کے مقامی اہلکار ہیں، انہوں نے مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر قبضہ کرنے والے لوگوں سے جو ہتھیار تھے وہ بھی چھینے ہیں اور ان کو وہاں سے بھگا دیا ہے۔ اب سپیکر صاحب، یہ فارسٹ گلیات کو اگر آپ دیکھیں تو گلیات کا حسن فارسٹ کی وجہ سے ہے، درختوں کی وجہ سے ہے، ان کی حفاظت کی وجہ سے ہے، اگر اس کی زمینوں پر اس طرح بے جا قبضے کئے جاتے رہے تو پھر تو گلیات میں جو ٹورسٹس دور دراز سے آتے ہیں اور وہ اس کے حسن کی وجہ سے آتے ہیں، وہ تقریباً ختم ہو جائیں گے۔

<u>وزیر، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات:</u> پہلے میں جواب دونگا جو پہلے کوئسچن ہوا۔ سپیکر صاحب، جو آپ نے کوٹے کی بات کی ہے کہ وہاں پہ ہمارے لوگوں کو کبل کے اندر کوٹہ نہیں ملتا، تو اس کے لئے ہم نے ایک کمیٹی تو بنائی ہے، وہی مختص کرتا ہے کہ کسی کا کتنا کوٹہ ہے، جتنا جنگل میں اس کا حق ہوتا ہے اس کے مطابق اس کو کوٹہ ملتا ہے لیکن اگر آپ کو اس میں کوئی مسئلہ ہے تو ان شاء اللہ اس پہ بیٹھ کر ڈی ایف او سے بات کرلیں گے، اگر کوئی مسئلہ ہے تو ان شاء اللہ اس کو حل کریں گے۔ اب دوسری بات نلوٹھا صاحب نے گلیات کی بات کی تو جی۔۔۔۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> هلته کبنې د لاء اینډ آرډر د مسئلې جوړیدلو خطره ده۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تاسو دې باره کبنې Proper دغه راؤړئ، په هغې به خبره اوکړو، Proper Question راؤړئ په دې باندې د هغې به Reply د رکړی جی۔ تاسو جی خبره اوکړله هغه Reply تاسو واؤرئ جی، گوره تاسو پوائنټ آف آرډر باندې خبره اوکړه، صرف د هغوی نوټس کبنی راغله جی، تاسو نور که څه کول غواړئ نو Proper سوال راؤړئ جی۔ اشتیاق صاحب۔

<u>وزیر، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات:</u> اب اگر اس میں آپ کو کوئی مسئلہ ہے تو آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میرے آفس میں آجائیں، میں ڈی ایف او کو بلا دونگا، ان شاء اللہ آپ کا یہ مسئلہ حل کردیں گے۔ دوسری بات نلوٹھا صاحب کی ہے، وہ بات بہت Important ہے کہ وہاں گلیات میں جو ہو رہا ہے، میں آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک ہم نے ایک لاکھ انچاس ہزار کنال زمین لوگوں سے

واپس لی ہے اللہ کے فضل سے، پورے KP کے اندر میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ اب آ رہا ہوں جی ڈی اے جو اب جی ڈی اے کا مسئلہ، جی ڈی اے Autonomous body ہے لیکن وہاں پہ جو Reserved forests ہیں، ہمارے تین طرح کے فارسٹس ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ ایک Protected forest ہے، ایک Reserved forest ہے، تو Reserved forest میں آپ کوئی کام نہیں کر سکتے Until کہ آپ جو ہمارا فارسٹ لاء ہے، جو 2002ء کا آرڈیننس ہے، اس میں آپ تبدیلی نہ لائیں، امنڈمنٹس نہ کریں، چھ ہزار 667 کنال اراضی ہم نے وہاں گلیات کے اندر واپس لی ہے جیسا کہ آپ کے نوٹس میں ہوگا، مقامی لوگوں نے بھی تعاون کیا، اس میں بڑے بڑے نام آ رہے ہیں لیکن ہم نے کسی کا نہیں سوچا اور وہاں پہ ہم نے کام شروع کیا اور اللہ کے فضل سے یہ ریکارڈ پہ ہے کہ چھ ہزار 700 کنال ہم نے وہاں لوگوں سے واپس لی اور وہ تقریباً کوئی انیس بلین روپے کی بنتی ہے، انیس ارب روپے کی یہ بن رہی تھی جو لوگوں کے قبضے میں تھی، یہ تحریک انصاف کی حکومت نے، یہاں پہ آپ لوگ بیٹھے ہیں، آپ وہاں کے علاقے سے تعلق بھی رکھتے ہیں، آپ کو پتہ بھی ہوگا کہ کس طرح ہم وہاں کام کر رہے ہیں، میرے سیکرٹری نے میرے جو فارسٹ کے لڑکے ہیں، ہمارے کوئی دس بندے شہید ہوگئے ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ فارسٹ کی تاریخ میں پہلی دفعہ دس بندے شہید ہوگئے، ٹمبر مافیا کے خلاف لڑتے ہوئے، قبضہ مافیا کے خلاف لڑتے ہوئے، یہ ہمارے نوٹس میں ہے، تو ان شاء اللہ ایسا کوئی کام نہیں ہوگا جس سے گلیات کے حسن میں کمی آ جائے اور اگر اس طرح کوئی زبردستی کام ہوگا تو ہم اس کو نہیں مانیں گے، ان شاء اللہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ساجدہ حنیف صاحبہ۔

<u>محترمہ ساجدہ حنیف</u>: جناب سپیکر صاحب، تقریباً تین چار مہینے پہلے مردان میں اور ایبٹ آباد میں عورتوں کے لئے Pink Buses کا اجراء کیا گیا، اب اس میں اس کی جو فنڈنگ کی گئی وہ حکومت جاپان کی طرف سے تھی اور تکنیکی جو معاونت فراہم کی گئی، وہ UNHCR / UN Women کی جانب سے، اب اس میں یہ بھی طے تھا کہ کریم اور اوبر کی قسم کا ایک App اس میں کیا جائے گا اور بنایا جائے گا، Safety App تاکہ عورتوں کو اس سے آسانی ہو لیکن آج تک اس کی فراہمی ممکن نہ ہوئی، حالانکہ اس کے لئے فنڈنگ کی گئی ہے، تو میری طرف سے، اس معزز ایوان کی طرف سے میری استدعا ہے حکومت سے، جو مرکزی حکومت ہے، ان سے کہ وہ پاکستان میں تعینات UN Resident Coordinator سے درخواست کرے کہ وہ UN Women کی اس کوتاہی کا نوٹس لیں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ اس طرح کریں کہ ضیاء اللہ بنگش صاحب کے ساتھ پھر بیٹھ جائیں اور یہ بات ڈسکس کرلیں۔ جی، روی کمار صاحب۔

جناب روی کمار: شکریہ سر، آپ نے مجھے دوبارہ موقع دیا۔ میں تھوڑی سی ایک ریکویسٹ آپ کے سامنے لانا چاہتا تھا کہ جو Minority CAUCUS کی ریزولیوشن ہے، وہ پچھلے Tenure میں جمیعت علماء السلام کے ہمارے ممبر تھے عسکر صاحب، انہوں نے بھی ہاؤس میں پیش کی تھی اور سر، اس ہاؤس کا جو قانون ہے، وہ میرا حق ہے کہ میں نے تمام اپوزیشن لیڈرز سے اور تمام ٹریژری بنچز سے اور کیبنٹ سے Sign لئے ہیں، آپ سے صرف ایک ریزولیوشن پاس کرنے کے لئے ریکویسٹ کررہا ہوں، ریزولیوشن پاس ہونے کے بعد Automatically آپ کے ٹیبل پہ آئے گی، یہ آپ کا صوابدید ہے کہ آپ اس کو پاس کراتے ہیں۔ ادھر قانون کے مطابق یہ نہیں لیکن میں نے سارے تقاضے پورے کرتے ہوئے ایک ریزولیوشن کو پورا کیا ہے۔ سر، آپ اس کو اگر پاس کرادیں یہاں سے، چونکہ Rule relaxed ہے، میں معذرت چاہتا ہوں لیکن یہ بہت ضروری بات ہے کہ میں نے سارے تقاضے پورے کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: روی کمار بھائی، اس طرح ہے کہ یہ اسمبلی کے ساتھ Relevant ہے اور یہ سپیکر صاحب چونکہ ابھی نہیں ہیں اور مجھے پورا علم نہیں ہے، تو میں سیکرٹری صاحب اور آپ تینوں چیمبر میں بیٹھتے ہیں، یہ ڈسکس کرتے ہیں، جو Possible ہوگا، جو Best ہوگا، وہ کریں گے ان شاء اللہ لیکن ڈسکشن کے بعد اس لئے کہ۔۔۔۔۔

جناب روی کمار: جناب سپیکر صاحب، یہ تو آپ کا اختیار ہے کہ یہ ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا؟ ریزولیوشن تو Move ہوسکتی ہے، یہ سب نے Sign کئے ہیں، یہاں پر ہاؤس کا اختیار تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریزولیوشن Move ہوجائے گی، پھر مسئلے آجائیں گے، اس پہ ٹیکنیکل مسئلے آئیں گے، ریزولیوشن پاس ہوئی ہے، تو اس سے بہتر ہے کہ ہم پہلے Technically اس کو دیکھ لیں کہ کوئی مسئلہ نہ ہوگا تو بالکل ہم اس کو Defer نہیں کرتے، اس کو ہم Next اس میں لے لیتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب، اس کو آپ Next session میں لے لیں ایجنڈے پہ اور اس پر بحث کریں گے، ان شاء اللہ۔

سردار اورنگزیب: اس کو پہلے دیکھ لینا چاہیئے تھا، مطلب ہے اس میں کیا ہے؟ آج تو جس طرح باقی لوگوں نے ریزولیوشنز پیش کی ہیں اور پاس ہوئی ہیں تو ان کا بھی حق ہے، اقلیت کا بھی حق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس لئے تو میں نے کہا نلوٹھا صاحب، اگر آپ زیادہ سینیئر ہیں، سپیکر صاحب تو ملک سے باہر ہیں، ان کے ساتھ ڈسکس کیا ہے، انہوں نے مجھے نہیں بتایا کہ کیا ڈسکس ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا؟ اس وجہ سے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سیکرٹری صاحب، میں اور یہ بیٹھ جاتے ہیں اور Next session میں قرارداد پہلے ایجنڈے پہ لے لیتے ہیں، ان شاء اللہ۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm Monday, the 5th August, 2019.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 5 اگست 2019ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

نوٹ: اسمبلی سیکرٹریٹ کے اعلامیہ No.PA/Khyber Pkhtunkhwa/Bills/2019/2448 dated 01-08-2019 کے رو سے اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔